ماہنامہ
دختران اسلام
لاہور
فروری 2023ء

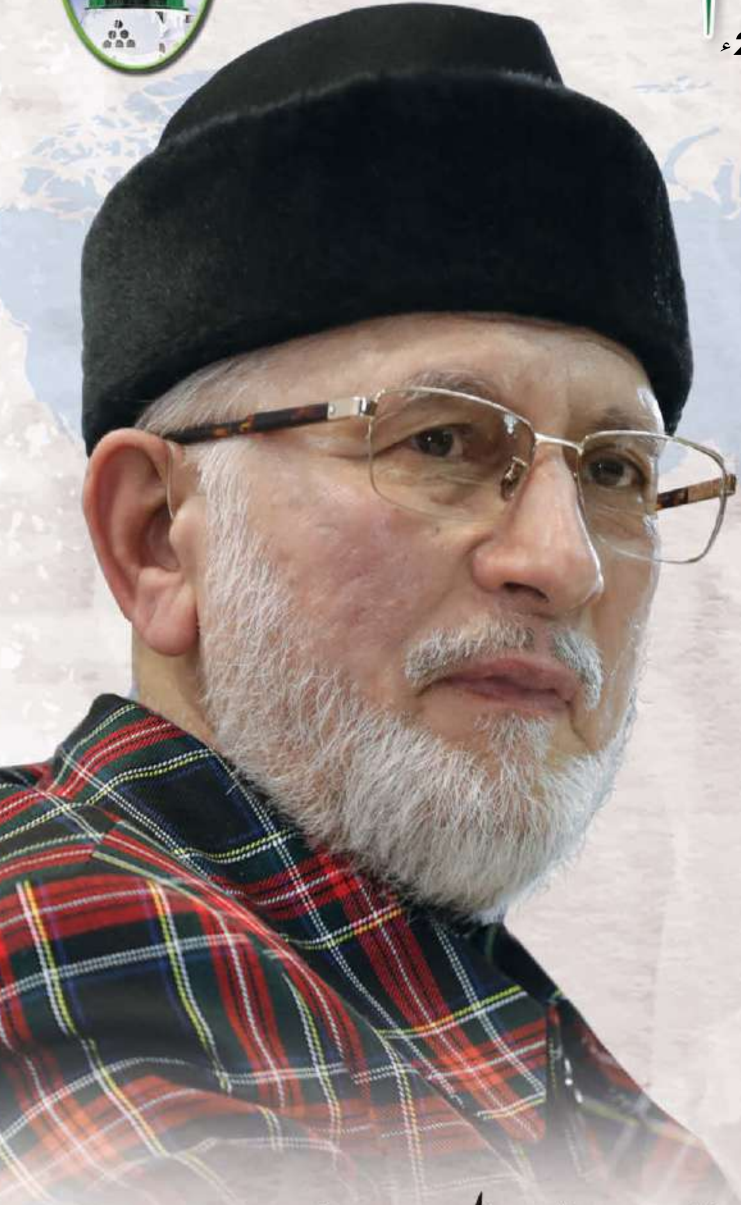

19FEB

THE BIRTH OF A LEGACY

فکرو نظر کو جس نے بال و پر دیئے

علم، تحقیق اور تجدید کے عہدِ بے مثال
آپ
سلامت رہیں
باکرامت رہیں
زیبِ امامت رہیں
رشکِ قیادت رہیں
تاقیامت رہیں
اس دُعا کے ساتھ
آپ کی 72 ویں سالگرہ
پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔
جویریہ سجاد
(جنرل سیکرٹری منہاج القرآن ویمن لیگ جرمنی)

اپنے اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر

ہر سال ماہ فروری کی آمد ایک عظیم المرتبت شخصیت کی جہدِ مسلسل کا پیغام دیتی ہے۔

ایک عبقری نام، ظل، شہیر، ایک بندہ علمی، ایک شخص نابغہ، حوصلہ مند مردِ حق، امت کی علمی تاریخ کی عظیم روایت، اپنی قوم کے گلِ سرسبز، امت کے اندر کلاسیکل روایت کی معراج کا Climax، ایک پوری تاریخ کی جھلک، ماضی کی روایات کا تسلسل، پاکستان میں تبدیلی نظام کے تصور کے بانی، حقوق نسواں کے حقیقی علمبردار، ایک عہد ساز شخصیت، ایک پورا دور، ایک مکمل تاریخ، میرے عہد کی نسطالیق شخصیت، انسانی فلاح کے پیامبر، عالم اسلام کے نباض، امت کا ستارہ سحر، دین کی تعبیر بھی اور فکر بھی، پاکیزہ اخلاقی وجود، اسلام کا روشن مستقبل، ملت اسلامیہ اور مصطفوی معاشرے کی خوشخبری، عہد رفتہ کے امام، عظمت اسلام کی بازگشت، مشرق و مغرب کا حسین امتزاج، جدید و قدیم اور دین و دنیا کا حسین سنگم، جامع الحسنات شخصیت، میرے دور کی امامت کا عظیم نصاب، ایک سیاسی و سماجی راہنما، ترجمان سیرت النبی ﷺ، ایک روشن دماغ، تابندہ عقل، منور وجود، نورانی فکر، بلند فہم و فراست، گویا کہ مختلف کلام کے مجمع البحور اور علم دین کی معتبر ہستی۔

سیدی شیخ الاسلام کا 72 واں یوم پیدائش عالم اسلام کو بہت مبارک ہو:

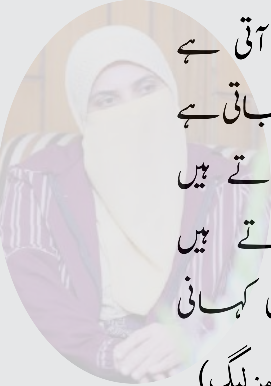

یاد جن کی کسی جھونکے کی مانند بن کے چلی آتی ہے
دل کی کھڑکی کے خیال کے دریچوں میں بس جاتی ہے
شہر کے شہر جس کے اندر گم ہوجاتے ہیں
ذکر چلے تو گزرتے لمحے رک جاتے ہیں
اس قصے کو جیسے ہیں ہم اک خوشبو کی کہانی

ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

میرا مربی جو بے مثال ہے — میرا راہنما جو باکمال ہے
جس کا ہر قول اسلام کی سربلندی — جس کی فکر احیائے اسلام ہے
جو میرِ کارواں ہے — جو مثال جاوداں ہے

رواں صدی کے باکمال راہنما اور بے مثال جاوداں کو

72ویں سالگرہ

کے موقع پر ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ

مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

مسز عطیہ بنین (سابق مرکزی زونل نگران لاہور)

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 30 شمارہ: 2 / رجب المرجب ۱۴۴۴ھ / فروری 2023ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
ثناء وحید

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ سہیل، ڈاکٹر سعدیہ نصراللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی
ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر نورین روبی

رائٹرز فورم

آسیہ سیف، سعدیہ کریم، جویریہ سحرش
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سُمیّہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم

گرافکس: عبدالسلام ــــ فوٹوگرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ (فکر و نظر کو جس نے بال و پر دیئے)		9
نابغۂ عصر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تعلیمی فرمودات	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	10
شیخ الاسلام کے بچپن کی کہانی بچپن کے دوست کی زبانی	ایگرز ڈیپارٹمنٹ	17
علمی و اصلاحی نصابات، شیخ الاسلام کی نمایاں کاوشیں	ڈاکٹر شفاقت علی البغدادی	22
منہاج القرآن فروغِ علوم القرآن کی تحریک ہے	سمیہ اسلام	26
کلماتِ حکمت و دانائی	سعدیہ کریم	34
انعام یافتہ بندوں کی صحبت فلاح کا راستہ	مسز مصباح عثمان	39
شیخ الاسلام کا فلسفۂ تعلیم و تربیت	آسیہ سیف قادری	44
Biographical Sketch of Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri	(Sadia Mahmood)	48
Contributions of Shaykh-ul-Islam in the Betterment of Society	(Hadia Saqib)	54

مجلّہ دخترانِ اسلام میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کیے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرق وسطی، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ 60/- روپے

سالانہ خریداری 700/- روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info E-mail:sisters@minhaj.org

بسم الله الرحمن الرحيم

﴾فرمان الٰہی﴿

الٓمّٓ. ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ج فِیْهِ ج هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ. الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ. وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ. اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (البقرہ، ۲: ۱ تا ۵)

’’الف لام میم (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)۔ (یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں، اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں۔ وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی حقیقی کامیابی پانے والے ہیں‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

﴾فرمان نبوی ﷺ﴿

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رضي الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ ﷺ إِلَّا سَمِعْتُهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مَعَاجِمِهِ الثَّلَاثَةِ وَالْحَاكِمُ.

والطبراني في الكبير عن أبي أمامة رضي الله عنه ولفظه: قَالَ سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي...... فذكر الدعاء المذكورهنا.

’’حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا: اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال اور اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا‘‘۔

(المنہاج السوّی، ص ۳۴۵)

خوبصورت سلام بحضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ وَرَسُوْلَ الْمَحَبَّةِ!

”اے نبیِ رحمت اور رسولِ محبت!“

يَا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْفَهْمِ وَالْفِطَنِ!

”اے صاحبِ حکمت اور فہم و فراست و فطانت!“

يَا صَاحِبَ سُلَّمِ الرِّضَا!

”اے صاحبِ تسلیم و رضا!“

يَا صَاحِبَ وَسِيْلَةِ الْعَطَا!

”اے عطا ہونے والے وسیلہ کے مالک!“

يَا صَاحِبَ الْقِبْلَةِ وَالْبَيْتِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ!

”اے صاحبِ قبلہ و بیت اللہ، صاحبِ رُکنِ یمانی اور مقامِ اِبراہیم!“

يَا اَبَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَاَبَا سَيِّدَيْ اَلْحَسَنَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ!

”اے سیدہ فاطمۃ الزہراء اور حسنین کریمین کے والد ماجد!“

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ الرَّحْمَةِ

”اے رسولِ رحمت! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں“

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا نَبِيَّ الرَّأْفَةِ

”اے نبیِ رافت و شفقت! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں“

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَحْمَةُ مُهْدَاةُ

”اے عطا کی گئی رحمت! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں“

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

”اے خاتم النبیین! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں“

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ

”اے رسولوں کے سردار! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں“

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ

”اے گنہگاروں کے شفیع! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں“

لَوْ تَسْمَحُ حَضْرَتُكَ الْكَرِيْمَةُ اَنْ اُبَلِّغَ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ مِنْ خَادِمِكَ الْخَاصِّ شَيْخِي وَ مُرَبِّيْ وَ اُسْتَاذِي الدُّكْتُوْر مُحَمَّد طَاهِرِ الْقَادِرِي دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةَ۔ اَلَّذِيْ بَذَلَ وَمَا زَالَ يَبْذُلُ جُهْدَهُ الْعَظِيْمَ لِاِحْيَاءِ سُنَّتِكَ وَدِيْنِكَ الْعَظِيْمِ الْمُبَارَكِ، وَالدَّعْوَةُ إِلَى الدِّيْنِ وَاِلْقَاءِ مَحَبَّتِكَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، وَتَرْغِيْبِهِمْ فِي اِطَاعَتِكَ وَاتِّبَاعِكَ، وَالتَّأَسِّي بِاُسْوَتِكَ وَسِيْرَتِكَ۔

”حضور! اپنی بارگاہِ بے کس پناہ سے اجازت مرحمت فرما دیں کہ آپ کی خدمت اقدس میں آپ کے خادمِ خاص، اپنے شیخ، مربی اور استاذ ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے ہدیۂ درود و سلام پیش کرسکوں، جنہوں نے آپ کی سنتِ مبارکہ کے اِحیاء، آپ کے دینِ متین کی خدمت اور دعوت و تبلیغ، لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت اُجاگر کرنے، آپ کی اطاعت و اتباع کی طرف راغب کرنے اور آپ کے اُسوۂ کاملہ میں خود کو ڈھالنے کی طرف مائل کرنے کے لیے بے پناہ جد و جہد اور ان تھک محنت کی ہے۔“

وَالَّذِيْ اَرْشَدَنَا اِلٰى اَنْ نَجْمَعَ تَحْتَ لِوَائِكَ وَاَنْ نَمُوْتَ عَلٰى حُبِّكَ وَتَحْتَ ظِلِّ رَحْمَتِكَ، وَنَشْرَبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حَوْضِكَ الْمَوْرُوْدِ وَمِنْ يَدِكَ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً حَتّٰى لَا تَبْقٰى اَيُّ حَاجَةٍ وَطَلَبٍ بَعْدَهَا اَبَدًا.

”انہوں نے ہمیں راہِ ہدایت دکھلائی کہ ہم آپ کے جھنڈے تلے جمع ہوسکیں، ہمیں آپ کی محبت اور آپ کے سایہ رحمت وعاطفت میں موت آئے، اور روزِ قیامت ہم آپ کے حوض پر آپ کے دستِ اقدس سے مبارک اور میٹھا شربت پئیں یہاں تک کہ اس کے بعد ہماری کبھی کوئی حاجت یا خواہش باقی نہ رہے۔“

وَالَّذِيْ اَعْطَانَا مِنْ مَعْرِفَتِكَ حَظًّا وَافِرًا، وَعَلَّمَنَا خِدْمَةَ دِيْنِكَ الْمَتِيْنِ، وَأَنْ نُؤَدِّيَ مِنْ وَاجِبَاتِنَا الدِّيْنِيَّةِ بِاَحْسَنِ صُوْرَةٍ، وَاَخْبَرَنَا خَاصَّةً بِالْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُؤْذِيْكَ حَتّٰى نَتَجَنَّبَهَا، وَرَغَّبَنَا فِي الْاَعْمَالِ الَّتِيْ يَفْرَحُ بِهَا جَنَابُكَ.

”انہوں نے ہمیں آپ کی معرفت کا حصہ وافرہ عطا کیا اور آپ کے دینِ متین کی خدمت کرنا سکھلایا۔انہوں نے ہمیں دین کے واجبات کو احسن طریقے سے ادا کرنا بتلایا، ہمیں بہ طور خاص اُن اُمور کی طرف توجہ دلائی جن سے آپ کو اذیت اور تکلیف پہنچتی ہے تاکہ ہم خود کو ایسے اُمور سے دور رکھیں، اور ہمیں ایسے اعمال کی بجاآوری کی طرف مائل کیا جن سے آپ کی بارگاہ میں مسرت و خوشی کی لہر دوڑتی ہے۔“

وَاَسَّسَ لَنَا نَحْنُ النِّسَاءِ الْجَامِعَاتِ وَالْمَدَارِسَ لِتَعْلِيْمِنَا وَتَرْبِيَتِنَا، وَقَدْ اَعْطَانَا مَجَالًا وَاسِعًا لِلْعَمَلِ، وَاَعْطَانَا تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ الرَّفِيْعَةَ الَّتِيْ قَدْ بَدَأَهَا جَنَابُكُمُ الْكَرِيْمُ فِيْ عَهْدِكُمِ الْمُبَارَكِ.

”انہوں نے ہم خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے یونی ورسٹیاں اور اسکول بنائے، ہمیں کام کے وسیع مواقع فراہم کیے، اور ہمیں اُس بلند مقام و مرتبہ سے نوازا جس کی ابتدا آپ نے اپنے عہدِ زرّیں میں فرمائی تھی۔“

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ اَوْلَادِ شَيْخِ الْاِسْلَامِ، خُصُوْصًا مِنْ اَبْنَائِهٖ وَبَنَاتِهٖ وَمِنْ أَجْيَالِهِ الْقَادِمَةِ، وَمِنْ اَمْجَادِهِ السَّابِقَةِ، وَمِنْ رُفَقَاءِ مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ الدُّوَلِي اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

”آپ کی بارگاہ میں حضور شیخ الاسلام کی اولاد بالخصوص ان کے بیٹے، بیٹیوں اور آنے والی نسلوں، ہمارے تمام گزرے ہوئے بزرگوں اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کے سب رفقاء و اراکین اور وابستگان کی کی طرف سے بھی تا قیامِ قیامت ہدیہ درود و سلام ہو۔“

نَدْعُو اللهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ مَنْزِلَةِ شَيْخِنَا الْكَرِيْمِ وَرِفْعَتِهٖ، وَاَنْ يَّسْمُوَ بِدِيْنِهِ الْمَتِيْنِ بِمُهِمَّتِهٖ، وَيُوَفِّقَنَا لِمُسَاعَدَةِ مُهِمَّتِهٖ كَمَا حَقُّهَا وَحَسَبَ رَغْبَتِهٖ فِيْ مُسَاعَدَتِنَا، وَاَنْ نُّصْبِحَ الْاَيْدِي الْمُسَاعِدَةَ لِمُهِمَّتِهٖ، وَاَنْ يَّحْفَظَنَا مِنْ اَنْ نُّقَصِّرَ فِيْ هٰذِهِ الْمُهِمَّةِ وَنَخْجَلَ اَمَامَهٗ وَاَمَامَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

”ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے مہربان شیخ کی عظمت و رفعت میں مزید اضافہ فرمائے، اُن کے مشن کے ذریعے اپنے دینِ متین کو رفعت و بلندی عطا فرمائے اور ہمیں کماحقہٗ اور اُن کی حسبِ رغبت مصطفوی مشن کی مدد کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، ہمیں حقیقی معنوں میں مصطفوی مشن کا دست و بازو بننے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں اِس مشن کی خدمت میں کوتاہی برتنے اور ان کے سامنے اور آقاے نامدار ﷺ کی بارگاہ میں شرمندہ ہونے سے محفوظ فرمائے۔“

آمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

”آمین بجاہ النبی الامین۔اللہ تعالی آپ ﷺ پر، آپ کی آل اور اصحاب پر درود اور کثیر سلام بھیجے۔“

منہاج القرآن ویمن لیگ

اداریہ

فکر و نظر کو جس نے بال و پر دیئے

حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا "وہی جہاں ہے ترا جس کو تُو کرے پیدا۔۔۔یہ سنگ و خشت نہیں جو تری نگاہ میں ہے" شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اقبال کے اس شعر کی تفسیر ہیں۔شیخ الاسلام کی ہستی نے اپنے قلم سے ایک ایسا فکری و نظری جہان آباد کر دیا ہے جس میں ہر طبقہ فکر کے افراد اپنی مرضی کے مطابق سانس لے سکتے ہیں۔حکیم الامت نے ایک اور موقع پر فرمایا تھا "جس سمت میں چاہے صفتِ سیلِ رواں چل۔۔۔وادی یہ ہماری ہے، وہ صحرا بھی ہمارا" ایک اور موقع شاعر مشرق نے فرمایا "دشت تو دشت تھے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے۔۔۔بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہیں ہم نے " یہ زمانہ شیخ الاسلام کازمانہ ہے اور ہمیں شیخ الاسلام سے اپنی نسبت پر فخر ہے۔اسلام عالمگیر فکر و نظریات،ضابطہ حیات کی تعلیمات سے عبارت ہے۔اسی طرح شیخ الاسلام کی دعوتی مساعی تمام براعظموں پر محیط ہے۔دنیا کے جس خطے میں بھی اسلام کے پروانے آباد ہیں وہ اس شمع منہاج کی لو سے اپنے قلوب و اذہان کو منور و تاباں کررہے ہیں۔الحمدللہ ہم اپنے قائد کی 72ویں سالگرہ منارہے ہیں اس موقع پر اللہ رب العزت سے دعا بھی کرتے ہیں کہ وہ ہمارے قائد کو صحت و تندرستی والی عمر خضر عطا کرے اور ہم اسی طرح ان کی سرپرستی اور سایہ شفقت میں خدمت دین و خدمت انسانیت کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔شیخ الاسلام کی شخصیت ہمہ جہت ہے۔ان کی شخصیت پر قلم اٹھانا آسان نہیں ہے کیونکہ ان کی علمی شخصیت نے ہر شعبہ کے لئے روشنی مہیا کی ہے۔علوم القرآن ہو، علوم الحدیث ہو، علوم الفقہ ہو، علوم التصوف ہو، تاریخ اسلام ہو، علوم السیرت النبی ﷺ ہو ،اہل بیت اطہارؓ کی محبت ہو، شانِ صحابہ ہو، شانِ امہات المومنین ہو، خدمت انسانیت ہو ،بین المذاہب رواداری ہو، بین المسالک ہم آہنگی ہو، سیاسی، سماجی اصلاحات ہوں،اسلامی معیشت اور بلاسود بینکاری کا دقیق مسئلہ ہو ، عصری علوم و فنون ہوں ،ویمن امپاورمنٹ ہو، یوتھ امپاورمنٹ ہو، بیداری شعور کی مہمات ہوں ،بچوں، نوجوانوں، بزرگوں خواتین کی تعلیم و تربیت ہو، اصلاح احوال یااصلاح معاشرہ کا چیلنج درپیش ہو، تنگ نظری و انتہا پسندی کے خلاف اعلائے کلمہ حق ہو، روحانی و جسمانی عوارض ہوں یا سماجی و معاشرتی مسائل ہر شعبہ میں شیخ الاسلام کا قلم روشنیاں بکھیرتا اور راہ نمائی مہیا کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

جیسا کہ لکھا گیا کہ آپ کی شخصیت ہمہ جہت ہے اور مختصر صفحات میں سب کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔تاہم خواتین کی تعلیم و تربیت اور تحفظ حقوق نسواں کے باب میں شیخ الاسلام نے جس فکری خامہ فرسائی کی اور اُمت کو راہ نمائی مہیا کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ویمن امپاورمنٹ کا یہ فکر و فلسفہ تمام تحاریک وجماعتوں اور اداروں کے لیے رول ماڈل کا درجہ رکھتا ہے ،شیخ الاسلام کو یہ اعزاز اور امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کا آغاز خواتین کی تعلیم و تربیت سے کیا اور محض پندونصائح تک محدود نہیں رہے بلکہ اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے باوقار تعلیمی ادارے قائم کئے اور پسماندہ علاقوں اور خاندانوں کی ہزاروں خواتین پر اعلیٰ تعلیم کے دروازے کھولے اور انہیں علم کے زیور سے آراستہ کر کے سوسائٹی کا باوقار اور فعال رکن بنایا۔شیخ الاسلام کی نظرِ شفقت اور ان کے دیے گئے اعتماد کی بدولت منہاج القرآن سے وابستہ قوم کی بیٹیاں مصطفوی معاشرہ کی تشکیل کیلئے مبلغات اسلام بن کر ملک کے طول و عرض میں خدمت دین ،خدمت قرآن خدمت سیرت الرسول اور خدمت انسانیت کا فریضہ انجام دے رہی ہیں ، خواتین کو تعلیم یافتہ اور خدمت دین کے قابل بنانا ہی درحقیقت ویمن امپاورمنٹ ہے ، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ ارض وطن کی وہ واحد لیڈرشپ ہیں جنہوں نے ہمیشہ منہاج القرآن کی بین الاقوامی تحریک کی تربیتی و اصلاحی مہمات میں خواتین کو نہ صرف ہر سطح کی مشاورت میں شامل کیا بلکہ ہمیشہ ان کی انتظامی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں مردوں کے شانہ بشانہ ذمہ داریاں بھی تفویض کی گئیں۔حال ہی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مصطفوی معاشرہ کی تشکیل کے خواب کو تعبیر کارنگ دینے کے لئے ملک بھر میں 25 ہزار مراکز علم کا ایک عظیم الشان تصور اور ویژن دیا۔مراکز علم کے تحت شیخ الاسلام نے مصطفوی معاشرہ کی تشکیل کے لیے 6میم کا تصور دیا جن میں ماں کا کردار سرفہرست ہے بقیہ میم میں مسکن، مسجد، مکتب، میڈیا/معلم، مواخات شامل ہیں۔شیخ الاسلام کا یہ ویژن ہے کہ مصطفوی معاشرہ کی تشکیل کے لیے ماں کا مثبت اور فعال کردار ناگزیر ہے۔

ہم دختران اسلام کی طرف سے قبلہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کی 72ویں سالگرہ کے موقع پر جملہ رفقائے کار، قارئین ماہنامہ دختران اسلام کو مبارکباد پیش کرتی ہیں۔(ایڈیٹر: دختران اسلام)

نابغۂ عصر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تعلیمی فرمودات

شیخ الاسلام نے منہاج القرآن کی فکری بنیاد علم کے فروغ و ابلاغ پر رکھی

علم دنیا میں زندہ رہنے اور پنپنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

بلاشبہ علم ایک لازوال دولت ہے، علم کے ذریعے ہی لوگ معاشرے میں طاقت حاصل کرتے ہیں۔ علم کو اس زمین پر کسی اور طاقت سے شکست نہیں دی جاسکتی۔ علم کا مقابلہ علم سے ہوتا ہے۔ علم کا مقابلہ جہالت سے ہر گز نہیں ہوتا ہے۔ علم ہی انسان کو صحیح معنوں میں افضل الخلق بناتا ہے اور یہی علم ہی انسان اور جانور میں فرق پیدا کرتا ہے۔ انسان جسمانی طاقت میں جانوروں سے کم ہے مگر یہ اپنے علم کی بنا پر جانوروں سے افضل اور طاقتور ہے۔ انسان زمین پر اللہ کی بہت تیز اور سمجھدار مخلوق ہے۔ یہ انسان اپنے علم، تحقیق اور تجربات کی روشنی میں دنیا کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔

علم کے ذریعے انسان فطرت کی قوتوں کو کنٹرول کرنا سیکھتا ہے، علم ایسے شخص کو طاقت دیتا ہے جو اپنے حقوق کی جنگ لڑنا چاہتا ہے۔ علم ہماری مستقبل کی منصوبہ بندی میں مدد کرتا ہے اور ہمیں صحیح راستے پر گامزن کرتا ہے۔ علم کے ذریعے ہم اپنی مشکلات پر قابو پاتے ہیں۔ علم انسان کو ذہنی واخلاقی ترقی دے کر طاقتور بناتا ہے۔ علم انسان کو لڑائی جھگڑوں سے بچا کر پرامن رکھتا ہے اور معاشرتی برائیوں سے دور رکھتا ہے۔ علم ہمیں دنیا میں زندہ رہنے اور پنپنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ یہ ہمیں غلامی سے آزادی کی طرف لاتا ہے۔ آزادی ہی اصل طاقت ہے۔ علم ہمیں اشیا اور افراد کے بہتر انتخاب میں مدد دیتا ہے۔ علم ہم سے اپنی ذات کی عزت کراتا ہے جس کے نتیجے میں دوسرے لوگ بھی ہماری عزت کرتے ہیں۔ علم ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا ہے۔ مال کی ہمیں خود حفاظت کرنا پڑتی ہے جبکہ علم ہماری حفاظت کرتا ہے۔ علم و تعلم انسان کی شخصیت میں نکھار پیدا کرتے ہیں۔ قوم کی اقتصادی، سیاسی ترقی اور سماجی انصاف کا انحصار علم و تعلیم پر ہے۔ تعلیم یافتہ قوموں کا جاہل قومیں مقابلہ نہیں کرسکتی ہیں۔ تعلیم کے ذریعے افرادِ معاشرہ تقابلی جائزہ اچھی طرح کرسکتے ہیں۔ علم کے ذریعے انسان بہتر تبادلہ خیال کرسکتا ہے۔

علم تحریک کی قوت کا راز ہے

علم انسانی زندگی کے لیے روشنی کی حیثیت رکھتا ہے جیسے اندھیرے میں انسان کو کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے۔ اسی طرح علم کی روشنی کے بغیر زندگی کی حقیقت کو سمجھا نہیں جاسکتا، علم دونوں جہانوں کی کامیابی اپنے دامن میں رکھتا ہے۔ علم سے انسان کے اخلاق و کردار بدلتے ہیں۔ علم سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ تعلیم انسان کو انسانیت کا پیغام دیتی ہے۔ علم کی حیثیت انسان کی زندگی میں بارش کی مانند ہے جس طرح بارش بنجر زمین کو آباد کرتی ہے۔ اسی طرح علم جاہل انسان کو مہذب انسان بناتا ہے۔ علم اپنے سارے فوائد اس وقت دیتا ہے جب یہ علم عمل کے سانچے میں ڈھلتا ہے۔ گھر کی چھت کی سیڑھیاں گننا علم ہے اور سیڑھیاں چڑھنا اس پر عمل کرنا ہے۔ اور یہی عمل انسان کو دوسری منزل اور چھت پر پہنچاتا ہے۔

CELEBRATING 72 YEARS of Out Standing Works

WOICE pays Gratitude to you for all you have done for the Women Empowerment

Thank you for Providing them

A Skill | A Life | A Career

We ask Allah, the Benevolent, The Generous, Who united us in connection & love for His sake, that He unite us under His Shade on the day when there is no shade but His. Indeed He is The All-Hearing, the Most-Close.

woice
Women's Ownership, Intellectual Collaboration & Empowerment

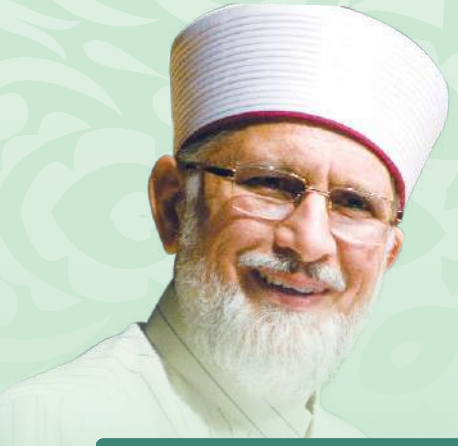

We extend our Heartiest

Congratulations

TO

SHAYKH-UL-ISLAM

May Allah grant Shaykh-ul-Islam
a long life full of health and prosperity.

Top Links International Co., Ltd.

We deals in heavy construction equipment & plants, Crane, Excavator, Wheel loader, Vibrator roller, Morter grader, Buldozer etc.

SHAHZAD ALI
PRESIDENT

Gangseo-gu, Hwagok-dong, 1081-15,Seoul, Korea
Tel, +82-2-334-0786 Fax, +82-2-2065-0399
Mobile, +82-10-8731-0571 E-mail: toplinksltd@yahoo.com

علم انسان کے عزائم کو بلند کرتا ہے اور اس کی فکر کو ارفع کرتا ہے۔ علم ہی انسان کو عمل کی دنیا میں کامیاب کرتا ہے۔ علم انسان میں خود اعتمادی کو بڑھاتا ہے علم سے انسان اپنے فن کا ماہر ہوتا ہے، علم سے انسان کی قابلیت پروان چڑھتی ہے، مخفی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ علم سے انسانی عقل فروغ پاتی ہے، علم دنیا کی تمام تر قوتوں کی اصل اور جڑ ہے اور قدرت کے سربستہ راز علم سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ علم کی وجہ سے انسان کے سامنے دنیا کی وسعتیں سمٹ گئی ہیں۔ دوریاں قربتوں میں بدل گئی ہیں۔ ساری دنیا گلوبل ویلج بن گئی ہے انسان علم کی وجہ سے فضا میں پرواز کر رہا ہے۔ خلا کی وسعتوں کو چیر رہا ہے چاند پر اپنی تسخیر کا جھنڈا بلند کر رہا ہے۔ علم ہی کی بنا پر مظاہرہ قدرت اس کے خاک راہ ہیں علم ہی کی بنا پر انسان کا نام مرنے کے بعد بھی زندہ ہے۔ علم کی بنا پر ہی ایجادات اور انکشافات کا ایک لامتناہی سلسلہ وجود میں آیا ہے۔ دنیا کی تمام ترقی علم کی بنا پر ہے۔

علم کی تحصیل اور قرآن

قرآن حکیم نے علم کی ساری خوبیوں اور اس کے جملہ محاسن اور اس کی تمام تر قوتوں اور اس کی ساری صفتوں کو بڑے جامع انداز میں یوں بیان کیا ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔

”کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہو سکتے ہیں۔“ (الزمر، ۳۹: ۹)

شیخ الاسلام نے اپنی تحریک، اپنے مشن کی فکری بنیاد حقیقی اور ثقہ علم کے فروغ اور ابلاغ پر رکھی ہے۔ ان کے سارے خطابات اور ان کی ساری تحقیقات علم سے مملو ہیں۔ انھوں نے اپنی تحریک کو بھی علم کے سمندر، قرآن سے معنون کرتے ہوئے اس کا نام منہاج القرآن رکھا ہے۔ انھوں نے اپنی نوجوانی میں منہاج القرآن کے مشن کو ایک تحریک بنانے سے قبل اس مشن کی افرادی قوت تیار کرنے کے لیے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھی۔ حتیٰ کہ تحریک کے مرکزی ہیڈ کوارٹر کے سنگ بنیاد سے قبل اس کے لیے افرادی قوت کی تیاری کا عمل شروع کر دیا تھا۔ شیخ الاسلام 2891ء میں اپنے تعلیمی اداروں کا آغاز کرتے ہیں اور 2891ء میں اپنے ادارے منہاج القرآن کی بنیاد رکھتے ہیں۔

ا۔ جامعہ منہاج القرآن اور منہاج کالج برائے خواتین کا کردار:

جامعہ اسلامیہ منہاج یا منہاج کالج آف شریعہ اینڈ ماڈرن سائنسز اور منہاج کالج برائے خواتین کا مشن کے لیے افراد تیار کرنے اور تحریک کے عظیم مشن کو اندرون ملک اور بیرون ملک پھیلانے اور ہر سو عام کرنے میں بڑا دخل ہے۔ ان دونوں تعلیمی اداروں کے فارغ التحصیل طلبہ و طالبات منہاجینز نے اپنے عظیم قائد کا دست و بازو بننے کا حق ادا کیا ہے۔ ان کو ان کے عظیم مربی و معلم نے اپنے مشن کا نمائندہ بنایا ہے اور اپنا عظیم مشن کا ابلاغ و بیان، تقریر و تحریر اور اشاعت عام کا فریضہ ان کے سپرد کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بالعموم دنیا بھر میں اور پاکستان میں بالخصوص منہاجینز طلبہ اور طالبات نے اس مشن کی عملی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ ان دونوں اداروں نے مرکز کی مرکزیت میں بے پناہ اضافہ کیا ہے اور مرکز کی تمام تر سرگرمیوں کو چار چاند لگائے ہیں۔ یہ دونوں ادارے ہر جگہ اپنی افرادی قوت کے ذریعے مشن کی عزت اور تکریم کا باعث و سبب بنے ہیں۔

آج ان دونوں اداروں سے فارغ التحصیل طلبہ و طالبات عملی فیلڈ میں کوئی دعوت کی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے، کوئی تحریر و تصنیف اور تحقیق کے میدان میں مصروف عمل ہے، کوئی مرکز سے تحصیل و یونٹ کی سطح کی تنظیمی ذمہ داریاں ادا کر رہا ہے۔ کوئی کسی ادارے کا پرنسپل ہے کوئی کسی ادارے کی پہچان بن کر ایک عظیم محنتی استاد ہے۔ کوئی کسی دفتر و شعبے کا سربراہ ہے، کوئی کسی شعبے کا ڈائریکٹر ہے، کوئی کسی تنظیم کا ضلعی، صوبائی، مرکزی سربراہ ہے، کوئی بیرون ملک لاکھوں اور کروڑوں روپے کی مالیت و لاگت کے جدید ادارے بنا رہا ہے۔ کوئی تحریک کے مرکزی سیٹ اپ کو پاکستان کے بڑے شہروں میں قائم کر رہا ہے، کوئی عوامی سٹیج پر اپنی دھاک بٹھائے ہوئے ہے اور کوئی قومی افق پر

جدید علمی و فکری موضوعات کے ساتھ چھایا ہوا ہے، کوئی اپنی تقریر سے اپنے استاد کے تعارف کا باعث بن رہا ہے اور کوئی اپنی تحریر کے اسلوب سے اپنے مربی و قائد کا تعارف کرا رہا ہے۔ کوئی اپنے مجموعی تحریکی کردار سے مشن اور تحریک کے نام کو روشن کر رہا ہے۔ منہاجینز ایسے چراغ کی مانند ہیں، جو جہاں میں اپنے عظیم قائد کے علم، فکر، عمل، تحریک اور مشن کی روشنی کو ہر سو عام کر رہے ہیں۔ ہر ایک اپنی خدمات کے اعتبار سے قابل فخر کردار ادا کر رہا ہے۔ شیخ الاسلام کا یہ تعلیمی تفرد ہے کہ جہاں انھوں نے وقت کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے جدید و قدیم تعلیم کے حامل اداروں کو قائم کیا ہے اور وہیں ان سے فارغ التحصیل ہونے والوں کو معاشرے کا قابل فخر رکن بنایا ہے اور وہیں انہوں نے منہاجینز تنظیم کے قیام کے ساتھ اپنے سارے طلبہ اور طالبات کو ایک مستقل لڑی میں پرو دیا ہے اور ان سے ہر دم اور ہر لحظہ اپنے عظیم مشن کا کام لے رہے ہیں اور یوں ان کی نسبت تلمذ وقتی نہیں رہی ہے بلکہ دائمی بن گئی ہے۔

یہی وجہ ہے آج (کسی پروگرام میں) ان کے عالیشان تعلیمی اداروں کے موجود طلبہ و طالبات ہی صرف موجود نہیں ہوتے ہیں بلکہ ہر پروگرام اور ہر اہم موقع پر ان کے سب پڑھے ہوئے طلبہ و طالبات منہاجینز بھی موجود ہوتے ہیں۔ یوں یہ اس عظیم کے مشن پیامبر اور اپنے عظیم قائد کے دست و بازو بن جاتے ہیں۔

تحفیظ القرآن انسٹی ٹیوٹ:

ان ہی اداروں کے تسلسل میں تحفیظ القرآن کا اجراء ہوا ہے۔ جس سے اب تک ہزاروں طلبہ و طالبات حفظ قرآن کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ تحفیظ القرآن انسٹی ٹیوٹ، کالج آف شریعہ اینڈ ماڈرن سائنسز اور منہاج کالج برائے خواتین کے لیے ایک نرسری طور پر کام کر رہا ہے۔ یہاں پڑھنے والے زیادہ تر طلبہ و طالبات حفظ القرآن کے بعد ان ہی دونوں اداروں کا رخ کرتے ہیں۔ اپنی دینی و مذہبی تعلیم کو مضبوط و مستحکم کرتے ہیں۔ دین میں ثقہ بنیادوں پر تفقہ حاصل کرتے ہیں۔ حفظ قرآن کی بنا پر آیات قرآنی کی سعادت سے وہ پہلے ہی معمور ہوتے ہیں۔ اس بنا پر آیات قرآنی کو بآسانی بیان کر لیتے ہیں اور لکھ لیتے ہیں اور درس نظامی کی تعلیم اور عملی مشق کے ذریعے ان سے خوب استدلال و استنباط کر لیتے ہیں اور یوں پورے اعتماد کے ساتھ آگے بیان کر سکتے ہیں۔

یہ ادارہ بھی وقت کے ساتھ آگے بڑھتا ہوا آج بہت ہی عمدہ نتائج دے رہا ہے اور یہ ایک مثالی اور معیاری تعلیمی ادارے میں ڈھل چکا ہے۔ اس کا نظم و نسق اور طلبہ کا ڈسپلن ایک قابل مثال ادارے کے طور پر اس کو متعارف کرا رہا ہے۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی:

اس قوم کے تمام تر مسائل کا حل اس کو تعلیم سے آراستہ کرنے میں ہے۔ اس لیے شیخ الاسلام نے 2882ء میں تعلیم کو ایک تحریک بنا دیا، گاؤں گاؤں، قصبہ قصبہ عوامی تعلیمی مراکز کا نیٹ ورک بچھا دیا گیا۔ قوم کو علم کی روشنی دینے کے لیے پڑھے لکھے نوجوان، ہزاروں کی تعداد میں رضا کارانہ خدمات سرانجام دینے لگے۔ ہر جگہ عوامی مراکز، تحریک منہاج القرآن کا ایک مضبوط تعارف بن گئے۔ ان مراکز سے عظیم قائد کی آواز گونجنے لگی، نہ جاننے والے جاننے لگے، غیر آشنا لوگ آشنا ہونے لگے۔ یوں غیر، اپنے ہونے لگے، ہر کوئی رفاقت کی لڑی میں پروئے جانے لگا اور یوں ان عوامی تعلیمی مراکز نے بیداری شعور میں ایک لازوال کردار ادا کیا۔ لوگوں نے اس مقصد کے لیے اپنے گھروں کو وقف کیا۔ بڑی بڑی حویلیاں عوامی تعلیمی مراکز میں تبدیل ہو گئیں۔

ان عوامی تعلیمی مراکز کے اخراجات مقامی سطح سے ہی پورے کیے جاتے تھے۔ عوام کو سہولت، عوام کے اپنے ہی وسائل سے، تحریک نے ان کو صرف ایک سمت دی اور ایک قومی بیداری کی جہت دی، ان عوامی تعلیمی مراکز نے علاقائی سطح پر قیادت سازی کا فریضہ سرانجام دیا۔ بڑے بڑے نامور لوگ ان عوامی مراکز سے پروان چڑھے۔ وقت اور حالات کا دھارا بڑی تیزی سے آگے کی طرف بہہ رہا ہے۔ تیزی سے گزرتے ہوئے وقت اور اس کے فی زمانہ تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان عوامی تعلیمی مراکز کو منہاج پرائمری اسکولز اور ہائی اسکولز میں بدل دیا گیا۔ آج ملک میں تحریک منہاج القرآن تعلیمی اداروں کا جال بچھائے ہوئے ہے۔

UNO کی رپورٹ کے مطابق دنیا کا سب سے بڑا تعلیمی نیٹ بطور NGO منہاج القرآن چلا رہا ہے۔ آج یہ اسکولز بہت بڑی تعداد میں آگے بڑھتے ہوئے ہائی اسکولز سے ہائیر اسکولز اور کالجز میں تبدیل ہو رہے ہیں اور یہ در حقیقت شیخ الاسلام کے اس قول اور اس خواب کی عملی تعبیر میں ڈھلتے جارہے ہیں۔ جس میں آپ نے فرمایا تھا، سر سید نے بر صغیر پاک و ہند کو ایک علی گڑھ دیا تھا۔ میں اس طرح سو علی گڑھ اس قوم کو ان شاءاللہ دوں گا۔ یہی وجہ ہے آج ہر بڑے شہر میں منہاج کالج کے نام سے ادارے بڑی تیزی سے کھل رہے ہیں اور پھیل رہے ہیں اور پہلے سے موجود ادارے ترقی کر کے اسکولز سے کالجز میں تبدیل ہو رہے ہیں۔

منہاج یونیورسٹی لاہور:

منہاج یونیورسٹی بہت قلیل عرصے میں اپنے قیام کے فوری بعد پاکستانی یونیورسٹیوں اور بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں اب تک اپنی خصوصی پہچان رکھنے والی یونیورسٹی بن چکی ہے۔ یہ یونیورسٹی بھی در حقیقت شیخ الاسلام کے تعلیمی وژن کی آئینہ دار ہے۔ شیخ الاسلام کا تعلیمی خواب اس ملک کے لیے یہ تھا کہ پاکستان کے ہر صوبے میں ایک یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ منہاج یونیورسٹی اسی خواب کی عملی تعبیر ہے۔ آج منہاج یونیورسٹی جدید و قدیم علوم کا حسین امتزاج ہے اور یہ یونیورسٹی عالم اسلام کے عروج کے تعلیمی نظام کا ایک تسلسل ہے۔ جہاں دین کی بھی ساری تعلیم ہے اور دنیا کے بھی ہر شعبے کی تعلیم و تحقیق ہے۔
یونیورسٹی جہاں اپنے ظاہری ڈھانچے میں بڑی ہی خوبصورت خوشنما اور دیدہ زیب ہے وہیں یہ یونیورسٹی اپنے مختلف شعبہ جات اور ان کے نصابات اور عوامی تقاضوں میں ڈھلے ہوئے ان کے معیارات اور بعض شعبوں میں پوری پاکستانی یونیورسٹیوں میں بے مثال، عدیم النظیر ہونے کا اعزاز بھی رکھتی ہے۔ اس کی ریبورٹ لائبریری اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

منہاج یونیورسٹی لاہور آج طلبہ و طالبات کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی ہے ہر آنے والے دن اس کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے اور اس کا معیار انٹرنیشنل یونیورسٹیوں کے معیار کا مقابلہ کررہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین ڈپٹی چیئر مین بورڈ آف گورنرز خود پاکستان کی مشہور یونیورسٹیوں اور دنیا کے معروف یونیورسٹیوں میں پڑھا چکے ہیں اور ابھی بھی پڑھا رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر اعلیٰ اور معیاری چیز کو جو دنیا کی کسی بھی یونیورسٹی میں ہے اس کو وہ اپنی یونیورسٹی کا حصہ بنا رہے ہیں۔ انھوں نے فیکلٹی ہائرنگ میں بڑے ہی زبردست اقدامات اٹھائے ہیں۔ دنیا کے نامور لوگوں کو اپنی یونیورسٹیوں میں اور اپنی فیکلٹی کا حصہ بنایا ہے۔ جس نئے شعبے کی شدید ضرورت قومی اور بین الاقوامی سطح پر آج دنیا کو درپیش ہے آپ نے اس کو قائم کرنے میں کوئی تامل اور کوئی تاخر کا رویہ اختیار نہیں کیا ہے۔

فی الفور آپ نے اس شعبے کو اپنی یونیورسٹی میں قائم کیا ہے مزید براں ہر سال متعدد انٹرنیشنل کانفرنسز کا انعقاد منہاج یونیورسٹی کو دنیا کے افق پر وسیع سے وسیع تعارف دے رہا ہے۔ ریسرچ جرنلز کی مسلسل اشاعت اس کی تحقیقی سرگرمیوں کو بڑھا رہی ہے۔ محترم ڈاکٹر ساجد محمود شہزاد جیسے متحرک اور فعال وائس چانسلر کے ذریعے اس یونیورسٹی کا نام ہر زبان زد خاص و عام ہے۔ یہ یونیورسٹی اپنی مستقل اور مسلسل ترقی کے ساتھ ساتھ اپنی توسیع حدود اور رقبہ کے ساتھ دوسرے شہروں کی طرف بھی بڑھ رہی ہے۔

الاعظمیہ کا قیام:

شیخ الاسلام کے نزدیک تعلیم ایک کل کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے نزدیک اگر زمانے نے تعلیم کے جدید و قدیم تصورات متعارف کرائے ہیں تو یہ بھی حقیقت میں تفہیم انسانی کے لیے ہیں جبکہ ہر علم و تعلیم کی اپنی اپنی اہمیت ہے۔ یہی وجہ ہے معاشرے میں موجود روایتی تعلیم و علم کو بھی شیخ الاسلام نے اپنی نگاہوں میں رکھا ہے اور اس تعلیم کے بھی اصلاحی اور اجتہادی پہلوؤں سے صرف نظر نہیں کیا ہے۔ آپ نے مدارس دینیہ کے تعلیمی سلسلے کو ایک جدت کے ساتھ الاعظمیہ کے نام سے شروع کیا ہے۔ اس تعلیمی پراجیکٹ میں درس نظامی کے نصابات قدیم و جدید دونوں ہوں گے۔ اس میں سارا مروجہ درس نظامی کا نصاب بھی پڑھایا جائے گا اور اس میں پڑھنے والے طلبہ کی کفالت کی ذمہ داری بذمہ ادارہ ہوگی۔ اس ادارے کی بہت دیگر ضروری چیزیں

طے کی جارہی ہیں۔ بہر حال یہ ایک منفرد اور بے مثال ادارہ ہوگا۔ جو انشاء اللہ سب کی نگاہوں کا مرکز ہوگا۔ اور اس ادارے کو حال ہی قائم کر دیا گیا ہے۔

مراکزِ علم

تحریک منہاج القرآن اور اس کے تمام ذیلی فورمز ملک بھر میں اپنی مدد آپ کے تحت بہت بڑی تعداد میں مراکز علم کا قیام عمل میں لا رہے ہیں۔ یہ مراکز علم افراد معاشرہ میں عوامی بیداری اور تعلیمی ترقی اور شخصیت سازی میں انتہائی بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کے ذریعے مصطفوی معاشرے کے قیام کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔ لوگوں کو ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کی تربیت دی جارہی ہے۔

منہاج القرآن اسلامک سنٹرز:

دنیا بھر میں اندرون ملک اور بیرون ملک ایک بہت بڑی تعداد منہاج اسلامک سنٹرز، کلچرل سنٹرز اور دیگر مختلف ناموں سے کام کر رہے ہیں۔ ان سنٹرز کے ذریعے ہی ہر سال بے شمار طلبہ و طالبات مستفید ہو رہے ہیں۔ گھر گھر علم کی روشنی پھیل رہی ہے اور اسلام کا پیغام ہر ہر فرد تک پہنچ رہا ہے، حق کی آواز ہر رکن معاشرہ تک پہنچ رہی ہے۔ آج سینکڑوں منہاجینز دنیا کے مختلف ملکوں میں اپنے قائد کی آواز بن کر اور ان کے مشن کے پیامبر بن کر لوگوں کو دین اسلام پر گامزن کر رہے ہیں اور ان کو اسلام کا عالمی برادری کے لیے پیغام امن و سلامتی دے رہے ہیں اور ان ملکوں کے معاشروں کے ماحول کے مطابق اسلام کی تعلیمات کو پیش کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں بہت زیادہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

خلاصہ کلام:

شیخ الاسلام نے تحریک منہاج القرآن کی صورت میں غلبہ دین اور نفاذِ اسلام کا جو عظیم مشن دیا ہے۔ اس کا ایک ایک پہلو علم و تعلیم کے ذریعے کے ساتھ بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس مشن کی ہر سرگرمی علم سے وابستہ ہے۔ حقیقی علم کا فروغ اور ابلاغ اس مشن کا طرہ امتیاز ہے اور اس عظیم مشن کے بانی و موسس کی ہر بات علم سے معمور ہے اور ان پر تقریر علم کی پہچان ہے اور ان کی ہر ہر تحریر علم سے مزین ہے۔ یہی وجہ ہے ان کی زندگی میں ہی بہت سے ملکوں میں ان کے علمی کاموں پر Ph.D ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے اور ان کے بہت سے طلبہ Ph.D کی تکمیل کا اعزاز پا چکے ہیں وہ اپنے مشن کے لیے 80ء کی دہائی میں اکیلے ہی ایک انقلابی عزم کے ساتھ نکلے تھے۔ ان کے جذبوں اور ولولوں کو دیکھ کر لوگ ان کے ساتھ شامل ہوتے گئے۔ ان کے مشن کے وابستگان، رفقاء اور تاحیات ممبر بنتے چلے گئے۔ آج وہ جب پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں تو یقیناً وہ یہ شعر ضرور اپنی زبان پر لاتے ہوں گے۔

ے میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

آج پاکستان اور دنیا میں جہاں دیکھو اور جس شعبے میں دیکھو اور جس جگہ نظر کرو۔ ان کے چاہنے والے ان کے تعلق کا دم بھرنے والے، ان کی نسبت رفاقت رکھنے والے ان کو سننے والے اور ان کو دیکھنے والے ان کی زندگی میں ہی بے شمار نظر آتے ہیں۔ ان کے افکار و نظریات کو آج امت کی ایک بہت بڑی تعداد قبول کر چکی ہے۔ ان کی راہ فکر و عمل کو بہت سے لوگ اپنی زندگیوں کی پہچان بنا چکے ہیں۔ ان کے تصور دین اور ان کے مشنری و تحریکی افکار اور ان کے علمی و تعلیمی نظریات کو بڑے بڑے اہلِ علم اور مشاہیر عصر اور اپنے اپنے شعبے کے بڑے بڑے نامور لوگ ان کو قبول کر چکے ہیں۔ وہ اپنے ہزاروں خطابات اور ایک ہزار سے زائد کتابوں اور دنیا بھر میں ہزاروں اداروں اور اپنے لاکھوں وابستگان اور رفقاء اور ہزاروں تنظیمات اور ہزاروں شاگردوں اور کروڑوں چاہنے والوں حتی کہ عربوں، عجمیوں، فرنگیوں میں یکساں ایک مقبول عام عالمی لیڈر کی شہرت و مقبولیت رکھنے والے بن چکے ہیں۔ زمانہ ان کی قیادت و سیادت پر گواہ و شاہد ہے۔ اپنے اور غیر اس دور کا ان کو مسیحا سمجھتے ہیں، بلاشبہ وہ سب کے احساسات اور جذبات میں اقبال کے اس شعر کا مصداق اتم نظر آتے ہیں۔

ے ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شیخ الاسلام کے بچپن کی کہانی بچپن کے دوست کی زبانی

ڈاکٹر طاہرالقادری کا زمانہ طالب علمی سکول اور مسجد کے درمیان گزرا

ایگرز ڈیپارٹمنٹ

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا جتنا ظاہر پاک ہوتا ہے اتنا ہی پاکیزہ باطن بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ ظاہر باطن کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ شیشے کے برتن میں جو ڈالو گے وہی باہر سے نظر آئے گا۔ اسی طرح اللہ کے نیک بندوں کے بچپن کو دیکھا جائے تو وہ ہمیشہ عام بچوں کے بچپن سے منفرد ہوتا ہے کیونکہ ان کی تربیت اللہ کریم خود فرماتا ہے کہ ان پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو پورا کرنے کے لیے ان کے کردار کو مضبوط اور پاکیزگی کی ضرورت ہوتی ہے۔

بے شمار اولیاء اللہ اور علماء کے بچپن کے بارے میں جانیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ عام بچوں سے کس قدر مختلف بچپن رکھتے تھے۔ اسی طرح جب ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے بچپن کے بارے میں پڑھتے یا سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس وقت بھی عام بچوں سے ہٹ کر ایک منفرد انداز کے حامل تھے۔ کسی کو جاننے کا ایک طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے گھر والوں یا اس کے دوست احباب سے

اس شخص کے بارے میں پوچھا جائے کیونکہ وہ اس کے دن رات کے یعنی ہر لمحے کے واقف کار ہوتے ہیں۔

شیخ الاسلام کے بچپن کے دوست ان کے پڑوسی سید الطاف شاہ صاحب سے جب شیخ الاسلام کے بچپن کے بارے میں پوچھا گیا جو واقعات بتائے اور معلومات فراہم کیں وہ بہت دلچسپ اور غیر معمولی ہیں۔ اس تحریر کے اندر ان معلومات کو مختصراً بیان کیا جارہا ہے۔ کیونکہ اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو کتابیں بھر جائیں گی۔

سید الطاف شاہ صاحب سے Eagers کی ٹیم کی جانب سے شیخ الاسلام کے بچپن سے متعلق بہت سارے سوالات کیے گئے۔ جن میں سے چند کے دلچسپ جوابات کا خلاصہ اس تحریر کے ذریعے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

شیخ الاسلام سے آپ کی شناسائی اور دوستی کب اور کیسے ہوئی؟:

اس سوال کے جواب میں الطاف صاحب بتاتے ہیں۔ عمر میں طاہرالقادری صاحب سے ساڑھے چار سال بڑا ہوں ان کی ولادت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں جب کسی کے ہاں بچے کی ولادت ہوتی اور بالخصوص لڑکے کی

ولادت ہوتی تو ڈھول والے آتے تھے۔اور ڈھول بجا کر سب کو آگاہ کیا جاتا اور پیدائش کی خوشی میں اہلِ خانہ سے پیسے لینے کا رواج تھا۔ تو اس دن بھی ہمارے محلے میں ڈھول والے آئے میں نے اپنی والدہ سے ڈھول بجنے کی وجہ دریافت کی جو کہ بہت خوش نظر آرہی تھیں۔انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب (شیخ الاسلام کے والد گرامیؒ) کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی ہے۔اس لیے ڈھول والے پیسے لینے آئے ہیں خوشی کے۔ میری رہائش شیخ الاسلام کے محلے میں ہی تھی یہ خبر سن کر میں ان کے گھر گیا، شیخ الاسلام کو دیکھا تب سے اب تک کبھی ان سے کبھی جدا نہ ہوا۔

"مسجد" میرے شیخ کا مسکن:

الطاف صاحب سے جب پوچھا گیا کہ شیخ الاسلام کا بچپن میں زیادہ وقت کہاں گزرتا تھا تو کہنے لگے کہ مسجد میں ہم لوگ سکول سے آکر اپنے بیگ لے کر مسجد میں چلے جاتے وہی ایک طرف شیخ الاسلام بیٹھ جاتے اور دوسری طرف میں وہی اپنا ہوم ورک کرتے اور وہیں اپنا باقی وقت گزارتے یعنی مسجد شیخ الاسلام کا دوسرا گھر ہوتا تھا۔ جب وہ گھر میں نہ ملتے تو مسجد میں ڈھونڈا جاتا، مسجد کی صفائی کرتے، نماز کے لیے صفیں بچھاتے، اذان دیتے، مسجد کے حوض میں خود اپنے ہاتھوں سے نلکا چلا کر پانی بھرتے تاکہ نمازی حضرات وضو کرسکیں۔ بچپن سے ہی "جماعت" کے ساتھ ہمیشہ نماز ادا فرماتے ہر نماز کے بعد بہت محویت کے ساتھ ذکر اللہ کرتے تو آپ پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ لوگ بڑے غور سے آپ کو دیکھتے لیکن آپ ایک وجدانی و روحانی کیفیت کے ساتھ مصروفِ ذکر رہتے۔یعنی بچپن سے ہی روحانیت کی طرف مائل تھے۔

"کتاب" میرے شیخ کی ساتھی:

آج شیخ الاسلام کی کتاب دوستی سے دنیا واقف ہے، تجسس اس بات کا ہے کہ کیا بچپن میں بھی کتابوں سے اس قدر لگاؤ تھا؟

اس سوال کے جواب میں الطاف صاحب نے کہا کہ کتاب سے تعلق ان کو ورثے میں ملا تھا۔ کتاب ان کی وراثت تھی کیونکہ شیخ الاسلام کے والد گرامی ڈاکٹر فرید الدینؒ بہت بڑے عالم دین تھے اور کتب بینی فرماتے تھے۔اس لیے سیدی شیخ الاسلام نے جب آنکھ کھولی تو اپنے ارد گرد کتب کو ہی پایا۔آپ کے باباجان جب سفر سے واپس گھر تشریف لاتے تو ان کے ساتھ کئی سوٹ کیس ہوتے۔ لوگ سمجھتے کہ شاید اس میں تحائف و خزانے ہیں لیکن جب کھولے جاتے تو ان میں نایاب ترین کتب ہوتیں۔ شیخ الاسلام اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ان کتب کو الماریوں میں درست ترتیب سے رکھتے اس لیے کتابوں سے دوستی ان کی اوائل عمری سے ہی ہو گئی تھی۔ ہمیں اتنا معلوم نہیں ہوتا تھا کہ یہ کیا کتاب ہے لیکن شیخ الاسلام تب بھی سمجھ جاتے تھے کہ یہ کون سی کتاب ہے اور کس موضوع پر لکھی گئی ہے۔ وہ اپنی کم عمری سے بھی کتاب کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور اپنے باباجان سے سوال کرتے کہ یہ کیا ہے کیوں ہے۔ان کے سوال اکثر سب کو حیران کردیتے۔ سارے Subjects بہت خوشی سے پڑھتے تھے ہمیشہ کلاس میں اول آتے۔ پہلی لائن میں بیٹھتے اپنے سارے اساتذہ کے پسندیدہ سٹوڈنٹ تھے۔

بحیثیت دوست شیخ الاسلام کا طرزِ عمل کیسا تھا؟

جیسے کاریگر کا بیٹا اپنے والد سے کاریگری سیکھتا ہے اور ایک بہترین ہنر مند بن جاتا ہے۔ اسی طرح شیخ الاسلام نے اپنے بابا جان سے کتب بینی سیکھی۔

میرے شیخ کے شوق:

شیخ الاسلام کے والد گرامی فارسی کے بہت بڑے متبحر عالم دین اور شعلہ بیان خطیب تھے۔ ان کے دادا جان بھی ایک عالم دین اور اللہ کے ولی تھے۔ دین اسلام ان کے گھر میں نسل در نسل موجود تھا۔ اس لیے شیخ الاسلام کو روحانیت اور دین اسلام کے بارے میں جانکاری اور اس پر عملداری گھٹی میں پلائی گئی تھی۔ مطالعہ کا انہیں ابتدائی بچپن سے ہی شوق تھا۔ اسی طرح عبادات کا بھی اوائل عمری سے جنوں تھا آپ فرض نمازوں کے علاوہ نفلی نمازیں چاشت، اشراق، تہجد اور اوابین وغیرہ بھی پابندی سے پڑھتے تھے۔ قرآن وحدیث کو سمجھ کر پڑھتے تھے۔

الطاف صاحب سے جب پوچھا گیا کہ شیخ الاسلام کا بچپن میں زیادہ وقت کہاں گزرتا تھا

ان کے والدِ گرامی بہت سفر کیا کرتے تھے۔ جن کا مقصد اولیاء و علماء کے مزارات کی حاضری کے ساتھ ان کے فیض سے بہرہ مند ہونا بھی تھا۔ حج و عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ عراق، ایران، شام وغیرہ کے اسفار بھی کیے۔ کتب سے پڑھ پڑھ کر اولیاء و علماء کے مزارات کا پتہ تلاش کر کے وہاں زیارت کے لیے جاتے۔ اسی طرح شیخ الاسلام بھی ان کے ہمراہ اولیاء کے مزارات پر حاضری دیتے۔ بچپن میں اپنے دوستوں

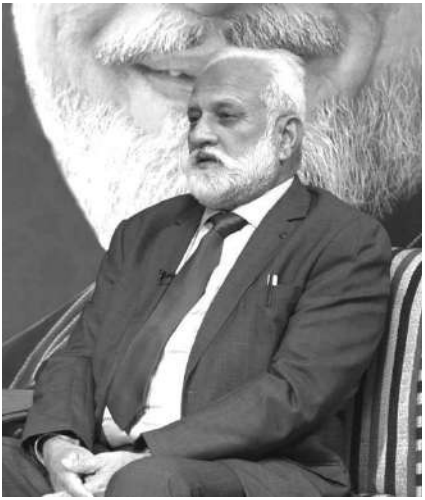

کے ساتھ مزارات پر حاضری کی غرض سے جاتے تو شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ وہ وہاں کے آداب جانتے تھے کہ کیسے سلام کرنا ہے، کہاں کھڑے ہونا ہے کیسے فاتحہ پڑھنی ہے۔ یہ مناظر ان کے دوستوں کو حیران کرنے والے ہوتے تھے۔ وہ بچوں میں بھی منفرد مقام رکھتے تھے اکثر ایسی جگہوں پر بڑوں والا رویہ اپناتے تھے یعنی وہاں بچپن نظر نہ آتا بلکہ بڑے بن جاتے تھے۔ انہیں فطرت سے بہت لگاؤ تھا فجر کی نماز کے بعد سیر کرنے نکل جاتے۔ سبزہ دیکھتے دریا کی سیر کرتے، قدرتی مناظر کو دیکھتے، کھیت، کھلیان، باغات، پگڈنڈیاں، پھول دیکھتے، دریائے چناب جو کہ جھنگ میں ان کے گھر سے دو میل کے فاصلے پر ہے وہاں چلے جاتے پیدل فجر کے بعد وہاں پر مچھلیوں کو دیکھتے دور بین کے ذریعے اور محظوظ ہوتے تھے۔

اسی طرح انہیں کھیل کھیلنا بھی پسند تھا وہ بچپن سے ہی بہت چست اور چاک و چوبند تھے۔ انہیں نیزہ پھینکنا، کُشتی لڑنا، والی بال کھیلنا بھی پسند تھا۔ وہ یہ ساری گیمز نہ صرف کھیلتے تھے بلکہ بہت اچھا کھیلتے تھے اور جیتتے بھی تھے۔ تقریر کا انہیں بچپن سے شوق تھا بچپن میں بچوں کو اکٹھا کر کے ان کے

سامنے تقریر کرتے تھے اور بہت پر اعتماد انداز میں تقریر کرتے تھے۔ سکول میں بھی تقریری مقابلہ جات میں حصہ لیتے اور اول آتے تھے۔

مثالی دوست، فرمانبردار بیٹے:

بحیثیت دوست شیخ الاسلام کا طرز عمل کیسا تھا؟ اس سوال کے جواب میں الطاف شاہ صاحب بتاتے ہیں کہ شیخ الاسلام ہمیشہ دوسروں کے کام آتے کسی کو پریشانی میں دیکھتے تو فوراً اس کی مدد کرتے۔ اپنے بہن بھائیوں سے کبھی لڑائی جھگڑا نہ کرتے ہمیشہ ان کا احساس کرتے، ان کا مکمل خیال رکھتے تھے۔ آج کے دن تک اپنے دوستوں کو یاد رکھا ہے انھوں نے۔ ہر کوئی ان سے اپنے راز کی بات کر لیا کرتا۔ کم عمری سے ہی دوستی نبھانا خوب جانتے تھے۔ علاوہ ازیں جو دوست بھی کسی مشورے کی غرض سے آپ کے پاس آتا مطمئن لوٹتا۔

امتِ مسلمہ کی فکر:

دین اسلام کی خدمت میں ہمیشہ سر گرم رہتے، دین اسلام کو ہر چیز پہ مقدم رکھا ملکی سیاست کو اسلامی ریاست کی طرز پر ڈھالنے کے لیے جتنی جدوجہد کرتے ہیں اسی طرح بچپن میں

بھی اس چیز کے بارے میں فکر مند رہتے تھے اور دوسروں سے بھی مصطفوی انقلاب پر باتیں کرتے تھے۔ انہیں بچپن سے ہی امت مسلمہ کی فکر تھی۔ بچپن سے ہی انقلاب امت، خدمت دین جیسے موضوعات پر ایسے ایسے سوال اٹھاتے کہ اساتذہ اور گھر کے بڑے حیران رہ جاتے۔ مسلمہ کا غم دل میں رکھتے ہیں ان کو امت کو بکھرا شیرازہ سمیٹنے کی فکر رہتی۔

پیارے شیخ:

بچپن سے ہی صاف ستھرا رہنے اور صاف ستھرا لباس پہننے کی عادت تھی۔ ارد گرد ماحول کو بھی صاف اور نظم میں رکھتے تھے۔ اپنے لباس کو صاف ستھرا رکھنے کے علاوہ لباس کی نفاست سے متعلق بھی انہیں ہم فکر مند دیکھتے۔

آج شیخ الاسلام کی کتاب دوستی سے دنیا واقف ہے، تجسس اس بات کا ہے کہ کیا بچپن میں بھی کتابوں سے اس قدر لگاؤ تھا؟

بحیثیت دوست اور پڑوسی جتنا وقت میں نے شیخ الاسلام کے ساتھ گزارا میں نے کبھی انہیں کسی سے بداخلاقی سے پیش آتے نہیں دیکھا۔ اپنے اخلاق میں بچپن سے ہی بہت اعلیٰ تھے۔

ان کا انداز گفتگو نرم اور محبت بھرا ہوتا ہے۔ دوسروں کے دلوں میں اتر جاتا ہے۔ ان کا رہن سہن سادہ مگر دلنشین ہے جو دیکھتا اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔

ان کی اتنی اچھی عادات ہیں جو دوسروں کے دل موہ لیتی ہیں ان کی بصیرت کو دیکھ کر اپنے تو اپنے غیر بھی حیران رہ جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت نعلین مصطفی ﷺ کے تصدق سے صحت و سلامتی والی عمر خضر عطا فرمائے۔ ہمیں ان کے راستے کا پکا اور سچا مسافر بنائے۔ ہماری آئندہ نسلوں کو بھی اسی در سے جوڑے رکھے۔ ان کے سارے گھرانے کو سیدہ پاک سلام اللہ علیھا کے گھرانے کے صدقے سلامت و آباد رکھے۔ آمین

علمی واصلاحی نصابات، شیخ الاسلام کی نمایاں کاوشیں

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن، نظام المدارس پاکستان اور مراکزِ علم کا نصاب ،نصاب سازی کے حوالے سے ایک نئے دور کا آغاز ہے

ڈاکٹر شفاقت علی البغدادی الازہری

نصاب سازی ایک باقاعدہ سائنس ہے اور مضبوط اور پائیدار نصاب قومی ضروریات اور حاجات کا عکاس ہوتا ہے۔ تشکیل نصاب ایک مسلسل تدریجی عمل ہے جو وقت کے تقاضوں کے اور ماہرین، تجربہ یافتہ اور وسیع فکری و اصلاحی صلاحیتوں اور استعداد کے مالک افراد کی تجاویز و نظریات کت مطابق متغیر اور تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بہترین، پائیدار، مقصد خیزی سے معمور، جامع و قابل عمل شعبہ ہائے زندگی سے متعلقہ نصاب وہ شخصیت دے سکتی ہے جو بین الاقوامی ویژن اور کثیر الجہتی صلاحیتوں، پختہ وراسخ فکری استعدادوں اور طویل علمی واصلاحی کاوشوں کا تجربہ و مشق رکھتی ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ اس ویژنری شخصیت نے اپنے نظریہ وفکر کی تکمیل وترویج کے لئے باصلاحیت ووجیہہ ٹیم بھی تیار کی ہو، جو اسکے فکری و علمی تجارب سے مستنبط اصول و ارشادات اور افادات علمیہ کو تنفیذی جامہ پہنانے اور ان کی ترویج وفروغ کے لئے کوشاں بھی ہوں۔

دور حاضر میں جب ہم شرق وغرب میں نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں اس صدی میں حضرت مجدد القرن الخامس عشر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔اطال اللہ عمرہ بالصحۃ والعافیۃ۔تابندہ و روشن آفتاب کی مانند نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ آپ وقت شناس بھی ہیں اور پختہ نظریات کے مالک بھی ہیں۔ جو عرب وعجم کے تعلیمی نصابات پر گہری نظر رکھتے ہیں اور جدید و قدیم علوم پر بھی عمیق نظر رکھتے ہیں۔اس دور میں آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ مسلمان نوجوان نسل، طلبہ وطالبات، رجال کار، آفیسرز، آئمہ دین وخطباء وواعظین، سرکاری ملازمین، تاجر وکاروباری افراد، اساتذہ و معلمین اور دیگر افراد کی ذہنی وفکری، علمی و اصلاحی فنی وادبی ہر حوالہ سے ان کے لیے کیسا علمی ذخیرہ ہو جس کا وہ مطالعہ کر سکیں اور اپنی تشنگی پوری کر سکیں اور اس کے مشتملات کیا ہونے چاہیے۔ بلاشک وشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مشرق و مغرب اور عرب وعجم میں معروف ومعترف شخصیت ہیں ہے اور آپ کی اصلاح معاشرہ، تربیت افراد اور احیاء دین کے لیے علمی و عملی تمام کاوشیں معتبر ومسلم ہیں۔ آپ نے کئی نصابات مرتب فرمائے ہیں۔ان میں سے نمونہ کے طور پر چند ایک کی نمایاں خصوصیات پیش کرتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے نصاب کی اہم خصوصیات:

یاد رہے کہ مراکز علم، درسگاہوں اور تعلیمی اداروں کے قیام کے مقاصد واہداف میں سے اہم امر یہ ہے تعلیمی ادارے اور مراکز علم معاصر چیلنجز اور تحدیات (contemporary challenges) کا مقابلہ کرنے اور باصلاحیت افراد تیار کرنے کی خاطر قائم ہوں، اور نتیجتاً افراد کی ایسی کھیپ تیار کریں جو معاشرے کی ترقی اور اصلاح اور اس میں امن قائم کرنے میں اپنا مثبت و ممتاز کردار ادا کریں۔ کیونکہ ان کا کردار ایک

گائیڈ پوسٹ(guide post) کا ہوتا ہے جو قوم کو اعلیٰ سے اعلیٰ منزل کی طرف نشاندہی کرتے ہیں۔

تہذیب و تمدن(culture) میں نکھار اور اجلہ پن پیدا کرتے ہیں۔ اور اس وقت معاشرے میں پیدا ہونے والے ہر قسم کے پیچیدہ و مشکل مسائل و مشکلات کا حل دیتے ہیں۔ نہ صرف فکری و علمی جمود و تقلید کو توڑنے کی مضبوط سعی و کاوش کرتے ہیں بلکہ علمی میدان میں نئی نئی تحقیق و ترقی کی راہیں اور جہات آشکار کرتے ہیں۔

انہی مقاصد و اہداف کے حصول کے لئے شیخ الاسلام نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے اور فکری طور افراط و تفریط اور انحراف اور عدم توازن جیسی روشوں کے خاتمہ کے لئے حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی تعلیمی و تربیتی درسگاہیں دنیا بھر میں قائم کی ہیں ان میں سے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن ہے، جس کی 18 ستمبر 1984ء بنیاد رکھی، جو پاکستانی معاشرے میں احیاء دین اور فکری اعتدال و توازن کی ترویج و فروغ کے لیے گزشتہ چار دہائیوں سے اس اہم فریضہ کو ادا کر رہی ہے۔ اس جامعہ نے ایسے باصلاحیت، تربیت یافت اور فکری وسعت کے مالک فراد تیار کیے ہیں جو شیخ الاسلام کی سرپرستی میں معاشرے میں موجود فکری و علمی جمود و تقلید کو توڑنے کی مضبوط سعی و کاوش کر رہے ہیں۔ جو معاصر چیلنجز اور تحدیات (contemporary challenges) کا مقابلہ کرنے کے لئے اور معاشرے کی ترقی اور اصلاح اور اس میں امن قائم کرنے میں اپنا مثبت و ممتاز کردار ادا کر رہے ہیں۔ جنہوں نے تہذیب و تمدن میں پیدا ہونے والے بگاڑ کی اصلاح کا فریضہ ادا کر کے اس میں نکھار اور اجلہ پن پیدا کرنے کی مثال قائم کی ہے۔

یہ ایک مسلم حقیقت اور قاعدہ ہے کہ کسی بھی معاشرے کی ترقی کا انحصار افراد معاشرہ کی ذہنی و فکری استعداد و صلاحیت پر محمول ہوتا ہے اور مراکز علم افراد معاشرہ میں ذہنی و فکری استعداد اور قابلیت کو ترقی دینے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں یہ ادارے، درسگاہیں اور مراکز علم جتنے مضبوط نصاب اور وقت شناس بنیادوں پر قائم ہوں گے نتائج اتنے ہی مثبت مفید اور کارگر ہوں گے۔

ان مثبت و مفید نتائج کے حصول کی بنیاد اس جامعہ کا نصاب تعلیم ہے جو نصاب کی تشکیل کی سائنس کے ہم آہنگ تشکیل دیا گیا ہے یعنی کسی بھی نصاب علم کی تشکیل کے لیے بنیادی عناصر و اہداف، اصول و ضوابط کا تعین کرنا ضروری ہے اہم عناصر نصاب درج ہوتے ذیل ہیں:

۱۔ مقاصد تعلیم کو متعین کرنا

۲۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلقہ تشنگی پوری کرنے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے متعلقہ مضامین شامل نصاب کرنا

۳۔ افراد کی سیرت و کردار کو بہتر بنانے کے لیے مختلف انواع و اقسام کی سرگرمیوں کا اہتمام کرنا

۴۔ نصاب کے مشتملات افراد تک پہنچانے کے لیے ابلاغی حکمت عملی کا تعین

۵۔ نصاب کی تکمیل کے بعد ان کی صلاحیتوں کی جانچ پڑتال اور علمی و فکری درجے کی معلومات کے لیے کوئی خاص طریقہ وضع کرنا

نصاب سازی کے بنیادی اصول و ضوابط میں سے ہے کہ یہ

۱۔ طلبہ کی ذہنی سطح سے مطابقت رکھتا ہو

۲۔ افراد معاشرہ کی ضروریات کو پورا کرتا ہو

۳۔ متوازن و متسلسل ہو

۴۔ نظریاتی بنیاد پر قائم رہتے ہوئے عصر حاضر کے تقاضے پورے کرتا ہو۔

ان مقاصد و ضوابط کے تناظر میں دیکھیں تو جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا نصاب جامع و شامل اور قابل عمل ہے۔ جس کے مقاصد تعلیم متعین ہیں اور جو نصاب تعلیم کی تشکیل کے بنیادی اصولوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ یعنی جامعہ کا نصاب ایک نظریاتی بنیاد پر قائم ہے۔ متوازن و مسلسل اور مراحل کے مطابق طلبہ کی علمی و ذہنی استعداد کے مطابق ہے عصر حاضر میں معاشرہ اور فرد کی ضروریات کو پورا کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔

دور حاضر میں کامیاب نصاب کی اہم خاصیات میں سے یہ بھی ہے کہ دینی علوم کی تدریس جدید طریقہ پر ہو، ملٹی میڈیا کا

استعمال کیا جائے اور دینی مضامین کے ساتھ ساتھ جدید علوم کی تدریس جیسے معاشرت، معاشیات، نفسیات، سیاسیات، طبیعیات، شماریات، حیاتیات، کیمیا، کمپیوٹر، لینگو یجز وغیرہ۔ کا اہتمام بھی کیا جائے۔ بلاشک وشبہ علمی میدان میں ترقی کے لیے ضروری ہے کہ جدید سائنسی علوم اور ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا کی اہم ضرورت ہے اس کے بغیر علمی میدان میں ترقی ناممکن ہے۔

صد ہا افسوس پاکستان کا نظام تعلیم دینی وعصری دونوں سطحو ں پر وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ نظر نہیں آتا دونوں کے مابین بہت بڑی خلیج واقع ہے۔ طبیعیات فلکیات، فزیولوجی، عمرانیات، سماجیات، سیاسیات معاشیات وغیرہ کا طالب علم خدا شناسی اور دین یا قدار واخلاقیات سے سے محروم ہے اور مذہب کی ضرورت سے انکار کرتا دکھائی دیتا ہے۔ دوسری جانب دین کا طالب علم دور حاضر کے تقاضوں اور حالات کے احساس سے محروم نظر آتا ہے۔

بحمد اللہ تعالی جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن نے ان چیزوں کے حصول کے لیے مرحلہ وار اور تدریجاً کاوشیں سرانجام دی ہیں۔ جہاں پر دینی علوم کی تعلیم کی تعلیم بھی جدید وسائلِ تعلیم کو بروئے کار لاکر دی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ عصری مضامین کی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

ملک پاکستان میں مروجہ نصابات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ:

1. مدارس کا مجموعی ماحول ایک روایتی سست روی کا شکار ہے۔
2. ان کا نصاب معاشرے کے اضطراب سے لاتعلق مزاج افراد کو پروان چڑھا رہا ہے۔
3. معاصر تہذیبی یلغار کے مقابلہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔
4. دینی قیادت اپنی ذمہ داری کماحقہ ادا کرنے سے قاصر۔

شیخ الاسلام نے مروجہ نصابات میں موجود اس خلیج پر ضربِ کاری لگائی ہے اور علماء وافراد معاشرہ کے ذہن پر مسلط زنجیر کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔ جب شیخ الاسلام نے معاشرے میں مروجہ دینی نصابات کا جائزہ لیا تو انہوں نے شدت سے محسوس کیا کہ مدارس میں سالہا سال سے پڑھائے جانے والے درس نظامی کے نصاب کو ایک مربوط اور جامع سکیم کے تحت از سر نو تشکیل دینا ناگریز ہے چنانچہ آپ نے اس مقصد کے لیے نصاب کی از سر نو تشکیل دی۔

جب شیخ الاسلام نے مروجہ نصابات میں قرآن کریم کے مضمون سے دوری ملاحظہ فرمائی تو آپ نے نصاب کی تشکیل کرتے ہوئے درسی مواد کی تشکیل وترتیب میں قرآن مجید کی تعلیم وتفہیم پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور تعلیمی اداروں کی نصابی تاریخ میں یہ اولین اعزاز بھی جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کو حاصل ہے کہ پورے قرآن مجید کو الشھادۃ الثانویۃ سے الشھادۃ العالمیۃ تک آٹھ سالوں میں ایک لازمی درسی کتاب کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے، جس میں ترتیب وار متنِ قرآن اور تفسیر کے علاوہ متعلقہ موضوعات کے مطالعہ کے ساتھ شامل نصاب ہے۔ آپ کے اس عملی قدم سے متاثر ہو کر حکومت پاکستان نے ترجمہ قرآن کریم کو بطور مضمون شامل نصاب کیا ہے۔ اس طرح عربی زبان میں بول چال کی مہارت پیدا کرنے کیلئے عربی تکلم کو بطور مضمون متعارف کرایا گیا ہے۔

مراکز علم کے نصاب کی اہم خصوصیات:

حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے پچاس ہزار (50ہزار) مراکز علم کے قیام کا ہدف تحریک منہاج القرآن کے مختلف فورمز کو سونپ دیا ہے جس کے مطابق ملک بھر میں مراکز علم کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اور ان کے نصاب کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. نصاب عام فہم اور آسان ہوگا، تاکہ صرف اردو پڑھنے کی صلاحیت رکھنے والے افراد بھی استفادہ کر سکیں گے۔
2. نصاب افراد معاشرہ کی مختلف فکری، معاشرتی اور دینی ضروریات کو پورا کرے گا۔
3. نصاب کی کتب کی دستیاب ممکن اور افراد معاشرہ کی قوت خرید کے مطابق ہوگی۔
4. معاشرہ کے تمام طبقات کے لیے موزوں ہوگا۔
5. قرآن فہمی کا اہتمام کیا جائے گا۔

6. عقیدہ و اسلامی افکار کی تفہیم پر ترکیز ہو گی۔

7. روحانی و اخلاقی امور کی ترغیب اور تربیت پر مشتمل ہو گا۔

8. ذات مصطفی سے حبی و عشقی تعلق راسخ کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔

9. دینی و فقہی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے کا اہتمام ہو گا۔

10. حقوق و آداب کی تعلیم و تعلم پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

نظام المدارس کے نصاب کی اہم خصوصیات:

"نظام المدارِس پاکستان" کی بنیاد 4 فروری 2021ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلہ العالی کی علمی و فکری اور نظریاتی راہ نمائی میں رکھی گئی۔ جس کا مقصد دینی نظامِ تعلیم کی جدید خطوط پر استوار کرنا، طلبہ کی اخلاقی و روحانی تربیت اور تعمیر شخصیت کرنا، طلبہ و طالبات کی شخصیات کو اسلامی علوم کے ساتھ عصری علوم و فنون سے آراستہ و پیراستہ کرنا تاکہ وہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر معاشرے میں مؤثر و مثبت کردار ادا کر سکیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے شیخ اسلام نے نظام المدارس کے نصاب کو تشکیل دیا۔

نظام المدارس پاکستان کے نصاب کی خصوصیات کو دیکھا جائے تو یہ نصاب ایک طرف دینِ اِسلام کے مصادرِ اصلیہ سے تعلق کو مضبوط بناتا ہے تو دوسری طرف بڑی حد تک جدید عصری تعلیمی ضروریات اور مقاصد کو پورا کر رہا ہے۔ نصاب میں شامل قرآن و علوم القرآن، حدیث و علوم الحدیث، سیرت و فضائلِ نبوی ﷺ، فقہ و علوم الفقہ، عربی زبان و ادب، تصوف و آداب، افکار و عقائد کے مضامین طلبہ کے اندر علوم اسلامیہ میں رسوخ اور پختگی کا ذریعہ ہیں جبکہ دوسری طرف انگریزی، اُردو، مطالعہ پاکستان، کمپیوٹر سائنس، معاشیات، شہریت، ایجوکیشن، سیاسیات، تاریخ، اِسلام اور سائنس، تقابل اَدیان، وسطیات اور دعوہ و ارشاد طلبہ کی معاشرتی و سماجی ضروریات کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ علوم اسلامیہ کے نصاب کی تدوین و تشکیل میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ ہر مضمون کے لیے مقرر کی جانے والی نصابی کتب قدیم اور جدید ذخیرہ علمی میں سے ہو اور ان کتب تک طلبہ کی رسائی آسان ہو۔

عصر حاضر میں جہاں زندگی کے مختلف شعبہ ہائے جات میں نمایاں تبدیلیاں آئیں وہیں تعلیم کے شعبہ میں بھی انقلاب برپا ہوا۔ ملک بھر میں یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کا نہ صرف اضافہ ہوا بلکہ طلبہ کی تعداد میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ لیکن درس نظامی کے ماہرین کی طرف سے اسلامی تعلیم و تدریس کے سلسلہ میں کوئی سنجیدہ کوشش کی ہے اور نہ ہی معاشرے اور حکومت نے ضروری جانا ہے کہ ان موضوعات پر سنجیدہ غور کیا جائے اور ان کی تعلیم کو آئندہ نسلوں کے لئے مفید تر بنانے کی لئے تعلیمی صورتحال کا مسلسل جائزہ لیا جائے۔ اس افسوسناک صورتحال کے تناظر میں ہمارے ملک اور پورے خطے میں مدارس کے طلباء معاشرے سے کٹ گئے ان کے علم میں جمود و انحطاط پیدا ہوا جو صدیوں سے اب تک جاری ہے۔ اب فوری اور شدید ضرورت ہے علماء درس نظامی کے نصاب میں عصری تقاضوں کے مطابق تبدیلیاں کریں۔ فرنگی محل ماڈل جس میں اُس وقت کے تقاضوں کے مطابق شرعی و عصری دونوں طرز کی تعلیم دی جاتی تھی لہذا عصر حاضر میں بھی اگر مدارس کے طلباء کو شرعی علوم کے ساتھ معاصر عصری علوم بھی پڑھائے جائیں تو موثر نتائج کا حصول ممکن ہے۔

شیخ اسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے مرتب کردہ نصابات نہایت جامع ہیں۔ اگر مقتدر طبقات متعدل فکر اور دینی علوم کو فروغ دینا چاہتے ہیں اور اسلام کے اصل چہرہ کو عالمی سطح پر روشناس کروانا چاہتے ہیں تو شیخ اسلام مدظلہ العالی کے نصابات سے کماحقہ استفادہ کر سکتے ہیں۔ نیز یہ نصابات، علوم شریعہ کے ماہرین، اساتذہ اور طلبہ اور عامۃ الناس کے لیے ایک بہترین لائحہ عمل اور فکری و روحانی نشو و نما کا بہترین ذریعہ بھی ہیں۔ امید واثق ہے کہ دنیا صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق امن و سلامتی، علمی ترقی اور استحکام کا گہوارہ بن سکے گی۔ اللہ تعالیٰ حضور شیخ الاسلام کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور انہیں آنے والی نسلوں کی فکری و ذہنی، اخلاقی اور روحانی اور علمی آبیاری کا بھی ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

منہاج القرآن فروغِ علوم القرآن کی تحریک ہے

شیخ الاسلام کی 20 جلدوں پر مشتمل تفسیر القرآن اُمت کے لئے ایک گراں قدر علمی تحفہ ہے

سمیہ اسلام (لیکچرار، اسلامک سکالر)

قرآن کریم اللہ کی وحدانیت اور حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی رسالت و نبوت کی شہادت ہے اور اسلام کی حقانیت پر کامل دلیل بھی۔ قرآن مجید اس زمین پر اللہ رب العالمین کی سب سے بڑی نعمت اور بندوں کی سب سے بڑی ضرورت ہے اور انسانی فلاح دارین قرآن سے آشنائی کے بغیر ممکن نہیں۔ افرادِ امم کی ترقی کا راز قرآنی تعلیمات کی پیروی اور اس کی حکیمانہ نظم و ترتیب میں مضمر ہے۔ قرآن حکیم بنی نوع انسان کی فلاح و صلاح کے جملہ اجزاء و عناصر پر مشتمل ہے۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ قرآنی تعلیمات کی تعمیل قرآن کے فہم و تدبر کے بعد ہی ممکن ہے قرآن کریم جس رشد و ہدایت واپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اس کا معجزانہ اسلوب بیان جن حکمتوں کا جامع ہے جب تک ان سے آگاہی حاصل نہ کی جائے تب تک اس کی پیروی کا کوئی امکان نہیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم قرآنی الفاظ کے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کے لیے ثقہ مفسرین کرام کی ضرورت واہمیت واضح ہوتی ہے۔

موجودہ دور میں عربی زبان و ادب میں مہارت باقی نہیں رہی۔ اس لیے اس دور میں علم تفسیر اور تفسیر کے ماہرین کی بیش از پیش ضرورت ہے۔ قرآن کریم و بنی نوع انسان کی صلاح و فلاح اور ان کے اعزاز و اکرام کو برقرار رکھنے کے لیے نازل ہوا ہے، علمی ذخائر کا جامع ہے۔ اور یہ علمی ذخائر عوام الناس تک وہی شخص پہنچا سکتا ہے جو خود علم تفسیر میں مہارت رکھتا ہو۔ نسخہ قرآن اور حفاظ کی کثرت کے باوصف مسلمان جس تنزل و انحطاط میں مبتلا ہیں، اس کی بڑی وجہ مندرجاتِ قرآن سے لاعلمی کے سوا کچھ نہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کی تعداد کچھ کم نہیں اور ان کے بلاد و امسار بھی دور دراز تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ہمارے اسلاف اسی قرآن کی برکت سے ترقی کی جو منازل طے کیے تھے تاریخ اور مؤرخین اس پر دہشت زدہ ہیں اور رہیں گے۔ باوجودیکہ ان کی تعداد کم تھی۔ وہ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ قرآن کے نسخے بھی انہیں بسہولت میسر نہ تھے۔ حفاظ قرآن کی تعداد بھی نہایت محدود تھی۔

ہمارے اسلاف کی ترقی کا راز اسی بات میں مضمر ہے کہ انہوں نے اپنی تمام تر توجہ قرآن کریم کے درس و مطالعہ اور اس کے بحر معانی میں غواصی کرنے کی جانب مبذول کی۔ اس ضمن میں انہوں نے اپنی فطری صلاحیتوں اور خالص عربی آداب واطوار سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ نے اپنے اعمال و اقوال اور اخلاق و احوال سے قرآن کریم کی جو توضیح کی تھی اس سے بھی کسب فیض کیا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بھی قرآن کریم کے درس و مطالعہ پر توجہ دیں اور اس کے معانی

و مطالب سمجھنے کے لیے اس کے ماہرین کو سنیں اور ان کی صحبت و سنگت اختیار کریں۔ قرآن کی تفسیر ایک عظیم سعادت ہے، یہ اللہ رب العزت کی جانب سے خاص عطا ہے۔ عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسے ثقہ اور معتبر مفسر و مدبر قرآن کی صحبت و سنگت کا میسر ہونا ہماری خوش نصیبی ہے لہٰذا ہمیں آپ کے علمی خزانے سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ بلاشبہ آپ اور آپ کی ''تحریک منہاج القرآن'' قرآن ہی کے راستہ کی طرف دعوت میں دن رات سرگرمِ عمل رہتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری تفسیر کے باب میں ایک کنجی کی حیثیت رکھتے ہیں کہ آپ کو قرآنی علوم معارف بیان کرنے میں اللہ رب العزت کی جانب سے خاص ملکہ عطا ہوا اور آپ نے ساڑھے چودہ سو سال میں متقدمین کے تفسیر کے کام کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک نئے نہج پر قرآن کریم کی تفسیر کو بیان کرتے ہوئے قرآنی علوم و معارف کے ابواب وا کیے اور اس تفسیر میں دور حاضر کے تقاضوں اور مسائل کے بارے میں نہایت ہی علمی و روحانی نکات بیان کیے۔علوم اسلامیہ میں علم تفسیر ایک ایسا میدان ہے جس میں بڑے بڑے جلیل القدر مفسرین نے اپنا لوہا منوایا ہے اور دور حاضر میں بھی منجھے ہوئے مفسرین اللہ رب العزت کی عطا سے جدتِ زمانہ کے اعتبار سے تفاسیر کرتے نظر آتے ہیں جو کہ آنے والی نسلوں کا تعلق قرآن مجید سے استوار کرنے کے لیے ناگزیر ہیں۔انھی شخصیات میں سے ایک مستند اور معتبر ستارا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری بھی ہیں جو کہ نہ صرف اپنے گرد و نواح بلکہ تمام عالمِ اسلام کو شرق تا غرب روشن کیے ہوئے ہے۔

شیخ الاسلام کی شخصیت میں علمی جدت کے ساتھ ساتھ متقدمین مفسرین کی صفات بھی نظر آتی ہیں۔آپ علم و فضل میں یکتائے روزگار دکھائی دیتے ہیں۔آپ ایک عظیم مفسر قرآن بھی ہیں اور مدبر قرآن بھی۔ آپ کی تفسیر تفسیرِ منہاج القرآن قرآن کریم کے تراجم، حواشی اور تفاسیر کی تاریخ میں ایک منفرد اور نادر الوجود باب کا اضافہ ہے۔اس تفسیر کی صورت میں جدّتِ نظم ،ندرت اسلوب، انداز بیان اور مطالب و مضامین کے تنوع کے اعتبار سے قدیم و جدید تمام تفسیری لٹریچر کی تاریخ میں ایک نئے فن کا آغاز ہو گیا ہے۔یہ تفسیر روایت و درایت کے دونوں اصلوں کی جامع ہونے کے علاوہ جدت، تخلیق،اجتہاد اور فکری عملیت کا گراں قدر ذخیرہ بھی ہے۔

اس میں الفاظِ قرآنی کے معنی و مراد کے تعین میں بیک وقت لغوی، نحوی، ادبی، علمی، اعتقادی اور تفسیری، جملہ پہلوؤں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔بعض مقامات پر حسب ضرورت تفسیری حوالے سے کچھ توضیحات و تشریحات بھی ہیں۔اس طرح ہزارہا قرآنی موضوعات اور مطالب و مضامین نہایت جامع انداز سے ایک خاص نظم کے ساتھ عنوانات کی صورت میں پہلی مرتبہ قارئین کے سامنے آئے ہیں۔یہ اسلوب بالکل نیا مگر نہایت مفید ہے ان میں اعتقادی ، علمی ، فکری ، فقہی ،اخلاقی ، نظریاتی ، انقلابی، سائنسی، سیاسی ، اعتقادی ، ثقافتی ، قومی اور بین الاقوامی نوعیت کے ہزاروں مسائل کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ تفسیرِ منہاج القرآن اپنی جگہ ایک عدیم المثال تفسیر ہے۔اس کی بدولت علماء، طلباء اور محققین سے لے کر عام سطح کے قارئین تک سب کے لیے قرآن فہمی کے ہزاروں باب کھلیں گے اور قرآن مجید کا مطالعہ سائنسی نظم کے ساتھ ممکن ہو گا۔آپ ان کی طرح علمائے سلف کی روایاتِ تفسیر سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ آثارِ صحابہ و تابعین اور اتباع تابعین کے اقوال سے بھی اپنی تفسیر کو مضبوط و مستحکم کرتے ہیں۔

دیگر علوم کی طرح آپ نے علم تفسیر کے باب میں بھی اس منہج کا آغاز فرمایا جو عصری چیلنجوں کا جواب ہے۔ علم تفسیر اور اس سے متعلق دیگر علوم کا کس طرح احیا کیا جائے، حضرت شیخ الاسلام تحریر فرماتے ہیں: علم التفسیر : اس سلسلے کا پہلا علم ہے۔ اس کا موضوع قرآن ہے جو یقیناً تفسیر سے متمیز ہے۔ کیونکہ

قرآن وہ حقیقت ہے جس کے علم کا نام تفسیر ہے۔یعنی قرآن نص ہے اور تفسیر اس کی تعبیر۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تفسیری علوم کو عصری تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے چند شرائط کو لازمی قرار دیا ۔تفسیر منہاج القرآن کلیت؛ علم کے کلی ہونے سے مراد یہ ہے کہ علم کے تمام نتائج میں ہم آہنگی، یکسانیت اور وحدت پائی جائے، اثباتیت یہ ہے کہ علم ایسے منفی تصورات سے پاک ہو جو زندگی کو یاس و ناامیدی کا شکار کر دیتے ہیں، عملیت؛ علم کے عملی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ محض منطقی اور فلسفیانہ تصورات کی طرح عملی حیثیت سے خالی نہ ہو بلکہ عملاً قابل قبول ہو تاکہ اس کے لیے جدوجہد کی ترغیب پیدا ہو سکے۔،ولولہ انگیزی؛ علم کے ولولہ انگیز ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس سے انسانی دلوں میں اسی قدر شدت کے ساتھ ولولہ اور جوش پیدا ہو سکے جس قدر اسے واقعہ بنانے کے لیے ضروری ہے۔یعنی وہ علم نہ صرف خود زندہ ہو بلکہ دوسروں کو بھی زندہ رکھ سکے اور نتیجہ خیزی؛ علم کے نتیجہ خیز ہونے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے مطلوبہ نتائج حتمی و قطعی طور پر پیدا ہو کر رہیں۔یہی امر اس کی حقانیت کی اصل دلیل قرار پائے اور اسے اپنے جواز یا صحت کے ثبوت کے لیے غیر عملی منطقی دلائل پر انحصار نہ کرنا پڑے جیسی بنیادی خصوصیات کی حامل ہے۔

آپ کی تفسیر کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ آپ نے آیات مبارکہ کا صوفیانہ مفہوم بھی بیان کیا ہے۔یہ قرآنی تصوف و سلوک کا بیان ہے۔ حضور شیخ الاسلام نے بعض آیات قرآنی کے روحانی و عرفانی مفاہیم اور اسرار و رموز کا ذکر بھی کیا ہے جن کی آگہی سے انسان کو تزکیہ و تصفیہ کے حصول میں مدد مل سکے، پختگی نصیب ہو اور محبت و معرفتِ الٰہی کے ذوق میں اضافہ ہو۔اس کے علاوہ آپ نے حضور تاجدارِ کائنات کی شانِ رسالت کے پہلوؤں کو بھی نہایت اعلیٰ انداز میں ذکر کیا ہے۔

دور حاضر کے مسلمانوں کی حالت اس پیاسے کی ہے جو پیاس سے مر رہا ہو اور پانی اس کے سامنے پڑا ہو یا اس راہ گم کردہ حیوان کی طرح جو تھکان سے ہلاک ہو رہا ہو اور وہ آنکھ کھول کر دیکھتا نہ ہو کہ چاروں طرف روشنی پھیلی ہوئی ہے۔امت مسلمہ کے اس آخری دور کی اصلاح اسی طرح ہو سکتی ہے جیسے خیر القرون میں ہوئی تھی۔اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کتاب الٰہی سے رشد و ہداہت کا پیام اخذ کیا جائے اور زندگی کے آداب واطوار کو اسی سانچے میں ڈھالا جائے۔اس رشد و ہدایت کو صحیح معنوں میں حاصل کرنے کے لیے ہمیں شیخ الاسلام جیسی شخصیات کا دامن تھامنا ہو گا جنہوں نے دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق تفسیری نکات کو بیان کر کے امت مسلمہ کے لیے روزِ مرہ میں قرآن پر عمل پیرا ہونے میں معاونت کی ہے اور نسلِ نو کے لیے قرآن فہمی کو سہل بنایا ہے۔

آپ سینکروں کتابوں کے مصنف ہیں اور منفرد طرزِ تصنیف کے باعث آپ نے پوری دنیا میں بہت زیادہ مقبولیت حاصل کی ہے۔ شیخ الاسلام کی تفسیر اور دیگر کتب بدعات سے پاک ہیں۔آپ کے نزدیک بھی قرآنِ مجید کی سب سے بڑی تفسیر خود قرآن ہی ہے۔ قرآن کے بعد اس کی اعلیٰ اور ارفع ترین تفسیر حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہے۔آپ کو ذہانت و فطانت اور حسنِ فہم میں عدیم النظیر کمالات حاصل ہیں۔آپ اپنی تفسیر میں جملہ تفاسیرِ قرآن سے استفادہ کرتے ہوئے ان کا ملخص یعنی نچوڑ پیش کرتے ہیں اور اس میں ثقہ مواد کو ہی ترجیح دیتے ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی تفسیر میں کمال فن کا مظاہرہ کیا۔ تفسیر منہاج القرآن اسلاف کی تفاسیر کی آئینہ دار بھی ہے اور اس کی ہر بات زمانے کی ثقاہت اور اہل علم کے معیارِ صحت پر پوری اترتی ہے۔یہ تفسیر القرآن بالقرآن کے اعتبار سے کافی نمایاں ہے۔آیات کے باہم مقارنہ کے ساتھ آیات کے مطالب کھل کر واضح ہو جاتے ہیں۔آپ نے احکامِ شرعیہ اور مسائلِ فروعیہ کو نقل کرتے ہوئے نہ حد سے تجاوز کیا نہ ہی حدِ اعتدال کو نظرانداز کیا۔

شیخ الاسلام کی صفت منفردہ ہے کہ آپ کی یہ کتب آپ کی زندگی ہی میں شرق تا غرب پھیل چکی ہیں اور عوام الناس میں آپ کی کتب کو بے پناہ شرف و قبولیت میسر آئی ہے۔آپ کی سرعتِ

تحریر و تصنیف کی مثال نہیں ملتی۔آپ اب تک تصنیف و تالیف کی دنیا میں ایک ہزار کتب کے مصنف و مؤلف بن چکے ہیں۔ جس میں سے 695 کتب زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں اور ہر سال تیزی سے نئی کتب آرہی ہیں۔آپ کی تحریرات اور بیانات میں نہایت سلاست اور روانی کا پہلو پایا جاتا ہے۔ جو آپ کو امتیازی حیثیت عطا کرتا ہے۔

تفسیر منہاج القرآن ایک ایسی ہمہ گیر تفسیر ہے جو تمام ضروری علوم کی جامع ہے۔ منہاج القرآن کے رفقاء اور آپ کے چاہنے والے عام مسلمانوں کی یہی آرزو ہے کہ یہ تفسیر تمام تفاسیر سے منفرد اور سب کی جامع ہو۔ شیخ الاسلام کی قلم سے تفسیری کمالات اس مقدمۂ تفسیر میں اس طرح سامنے آتے ہیں کہ انسانی عقل اس کی تحقیقی گہرائی پر حیران و ششدر رہ جاتی ہے۔ تفسیر منہاج القرآن کا مقدمہ ہمارے سامنے قرآن کی عظمتوں اور رفعتوں کے بے شمار ابواب وا کر دیتا ہے۔ایک باب کے اندر بے شمار ابواب ہمارے سامنے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر انسان قرآن کی عظمتوں کا اعتراف کرتا چلا جاتا ہے اور اس کی رفعتوں کو سر تسلیم خم کر کے مانتا چلا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک علمی عہد کا نام ہے۔ آپ علوم اسلامیہ پر کامل دسترس رکھنے والے ہیں۔ آپ نابغہ روزگار جلیل القدر عالم دین ہیں۔ آپ ایک رفیع المرتبت مفسر اور مدبر قرآن ہیں جنہوں نے بڑے ہی احسن انداز میں قرآن کے اسرار و رموز منکشف کیا۔آپ علوم جدیدہ و علوم قدیمہ پر یکساں دسترس رکھنے والے ہیں ۔آپ کا سینہ لاتعداد علوم سے لبریز ہے۔ اور سب سے بڑھ کر عشق مصطفی ﷺ سے سرشار ہے۔آپ کی زبان و بیان محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر سے فیض ترجمان بن چکی ہے جس کی آپ کے نزدیک عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسا مرکز و محور ہے جس کے گرد روح ارضی و سماوی طواف کرتی ہے۔ ملت اسلامیہ کے دلوں کو ادب و تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب سے آشنا کرنے کے لیے آپ اپنی تمام فکری، نظری، علمی، عملی، روحانی، قلبی صلاحیتوں کو بروئے کار لا رہے ہیں۔اب آپ محض ایک شخص نہیں بلکہ آپ کا نام لیتے ہیں تو رومی اور جامی کی داستان عشق و عقیدت کا ایک ایک ورق ہماری عقیدتوں کا خراج لیکر آپ کا وجود پوری صدی پر محیط کر دیتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فکری، نظریاتی اور فلسفیانہ پہلو انہیں یہ صرف اپنے معاصرین سے ممتاز کرتا ہے بلکہ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے تین سو سال میں ملت اسلامیہ کو کوئی ایسا انقلابی مفکر میسر نہیں آسکا تھا جس نے قرآن کو بطور دستور انقلاب پیش کیا ہو اور فلسفہ انقلاب کی عملی راہنمائی پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے لی ہو۔ جہاں تک فکر و فلسفہ کے صرف سمجھنے یا اس پر کتاب لکھ دینے کا تعلق ہے وہ تو ہر باشعور اور بیدار مغز انسان کر سکتا ہے۔ مگر اس فلسفے کی کامل معرفت کے بعد عملاً ایک تحریک کی صورت دے کر اس فکر و نظریہ کو نتیجتاً ثابت کر کے دکھا دینا اور بات ہے۔

زوالِ امت کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہ بھی تھا کہ امت کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قلبی، حبی اور عشقی طور پر دور کر دیا گیا تھا آپ نے امت کے اس خطرناک مرض کی تشخیص کی اور عوام و خواص کے دلوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چنگاری پیدا کی۔آپ نے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسلمانوں کے جسموں میں دوبارہ لٹا دیا ہے ان کے مردہ اور بے حس لاشوں کو عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے زندہ کیا۔ اسی طرح جب امت کا تعلق قرآن سے کتاب ہدایت کا نہ رہا اور عملاً قرآن کی تعلیمات کو ترک کر دیا گیا تھا تو آپ نے آگے بڑھ کر قرآن کے ساتھ امت کے تعلق کو از سر نو زندہ کرنے کیلئے قرآن کے ساتھ پانچ جہتی دائمی تعلق اختیار کرنے کے لیے ترغیب بھی دی۔

Let's Pledge

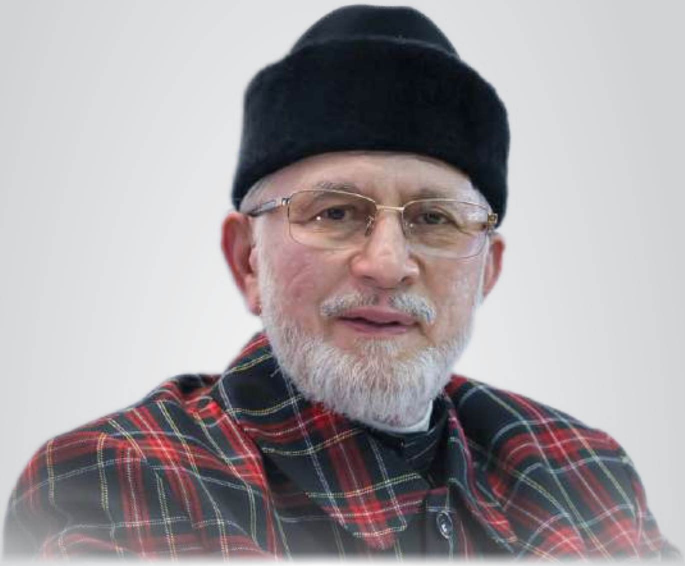

A Leader Like

Prof. Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

is born in centuries on his

72nd Birthday

Let's pledge to work together with more zeal & dedication for Mustafavi Mission.

This commitment & dedication is the only way to honor the legancy of our beloved Shaykh.

With best wishes

Minhaj-ul-Quran Women League Canada

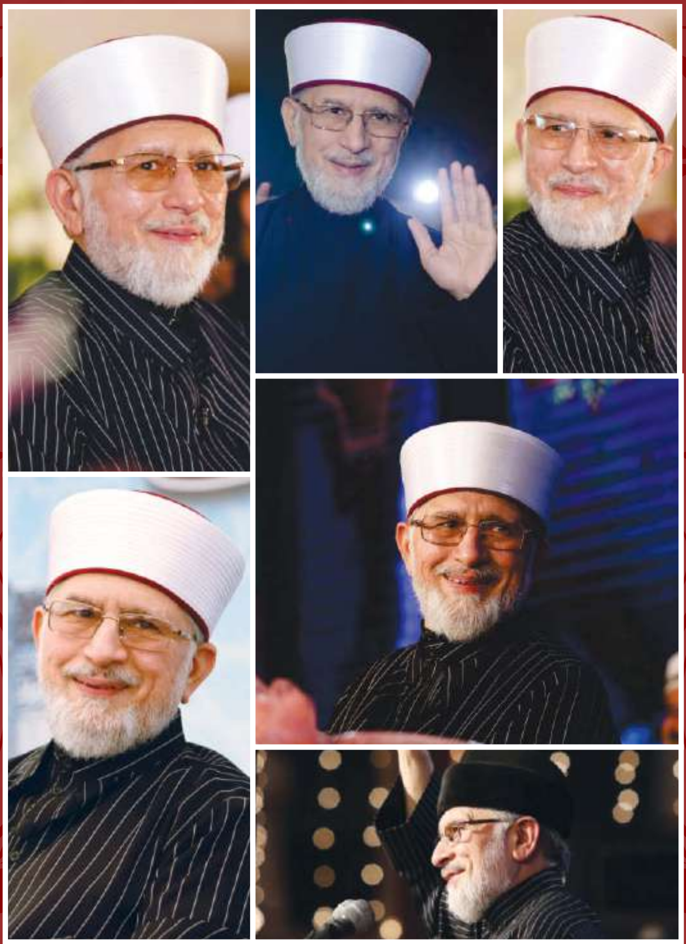

HDAY to our Beloved Shaykh

With Love

Minhaj-ul-Quran International Norway

Shaykhul-ul-Islam is a Man of Manifold and Staggering Achievements.

He was born on February 19, 1951 in the historical city of Pakistan, Jhang. He has enlightened the hearts of Muslim Ummah throughout the globe with his great scholarly contributions and has revived the real spirit of Islam in the contemporary era.

He is a world's leading Islamic Scholar and authority on Islam.He is a prolific author, researcher and orator

A Bridge Between East and West

Shaykhul-ul-Islam is not the life story of one individual but the history of an era that continues to inspire millions of people around the globe

Happiest
BIRT

فیضانِ مصطفیٰ ؐ سے لبریز، دینِ مصطفویؐ کی معرفت و محبت کا
عظیم پیکر، دنیائے اسلام میں علمی و فکری، اخلاقی و روحانی
انقلاب کے سپہ سالار، ہمارے مربی، استاد، رہنما اور عزیز
ازجان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو
72 ویں سالگرہ مبارک ہو
Saba Hafeez
Dep Social Media
Masooma Ameer
Finance sec
Rukhsana Aslam
Deputy President
Sana Naveed
Gen Sec
Fozia junaid
Central zonal
Nazima for Karachi
Memoona Tayyab
President MSM sis
Tooba Suleman
Dep Gen sec
Wania Azam
Social Media Head
Saima Shafat
Director WOICE
Noor Raheel
Nazima Dawat
Khadija Ali
Coordinator Institutions
MSM sis
Nusrat Raana
DarPresident
منہاج القرآن ویمن لیگ کراچی

کلماتِ حکمت و دانائی

عظمتِ قرآن، سیرتِ مصطفی ﷺ کا بیان، اولیائے اللہ کی شان اور حرمتِ انسان آپ کے محبوب موضوعات ہیں

سعدیہ کریم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ فطرت نے انھیں ایسے ملکوتی جواہر عطا کے ہیں جن کی بدولت وہ ایک مفسر، مفکر، محدث، فقیہ، مصلح، دانش مند اور عظیم لیڈر بن کر ابھرے اور چہار دانگ عالم کو منور کر دیا۔ اپنے علم و فکر کی بدولت انھوں نے دینی، مذہبی، سماجی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی امور میں تجدیدی فکر کا احیاء کیا۔ ان کی فکر اپنے اندر وسعت، جامعیت، ہمہ گیریت، علم ادب اور روحانیت کو سموئے ہوئے ہے۔ ان کی زندگی کا مقصد مخلوق خدا کی رہنمائی ہے۔ ان کے الفاظ و اقوال علم و حکمت اور محبت و چاشنی سے لبریز ہوتے ہیں جو سننے والے اور پڑھنے والے لوگوں کے دل میں اتر جاتے ہیں۔ ذیل میں ان کے چند افکار و فرامین درج کیے جاتے ہیں تاکہ قارئین ان کی فکر سے آشنا ہو سکیں جو اپنے اندر جدت، وسعت اور جامعیت رکھتی ہے۔

ایمان کے کمال کا بیان:

”آپ فرماتے ہیں کہ ایمان کا کمال نہ خالی خوف میں ہے اور نہ خالی رجاء (امید) میں ہے بلکہ ان دونوں کو اپنانے سے خشیت الٰہی حاصل ہوتی ہے جو قربت و معرفت الٰہی کا ذریعہ ہے۔“

عظمتِ مصطفی ﷺ کا بیان:

”حضور ﷺ کے نور و بشر ہونے کو اپنی عقلوں اور علموں میں تولتے تولتے جن کی زندگیاں بسر ہو گئیں ان سے سوال کرنا چاہیے کہ کس بشریت کے پیمانے پر آپ ﷺ کو تولتے ہیں؟ بشریت کی دنیا کے سردار کون ہیں؟ دراصل انبیاء علیہم السلام سے اونچے درجے کی بشریت کسی انسان کی نہیں۔ وہ بشریت حضور ﷺ کو حاصل ہے کوئی پیغمبر بشریت سے خالی نہیں بشمول حضور ﷺ کی ذات گرامی کے۔ اس کا مطلقاً انکار کرنا کفر ہے جو بشریت ان کو حاصل ہے وہ ایک شان ہے۔ وہ ایک لباس ہے جو ان کو پہنا کر بھیجا جاتا ہے کیونکہ بشروں میں آ رہے ہیں تو ان کو بشر بن کر آنا چاہیے جب بشروں میں بشر بن کر نہیں آئیں گے تو نظر کیسے آئیں گے۔“

عظمتِ قرآن کا بیان:

قرآن مجید سے خصوصی شغف و محبت ان کی شخصیت کا خاصہ ہے۔ اس مبارک کتاب کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”قرآن مجید ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ یہ ایک ایسی واحد حقیقت ہے جو مخلوق نہیں ہے۔ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ یہ نہ خالق ہے اور نہ مخلوق یہ ہمارے اندر ہے۔ ہمارے ہاتھوں میں ہے ہماری آنکھوں کے سامنے ہے مگر مخلوق میں سے نہیں ہے۔ گویا اللہ رب العزت نے ہمیں ایک ایسی چیز عطا کی ہے جو ہمارے درمیان موجود تو ہے لیکن مخلوق نہیں ہے۔ قرآن مجید غیر مخلوق ہے۔ اللہ کا کلام ہونے کی وجہ سے اس کی ایک صفت ہے۔ معتزلہ کا موقف یہ تھا کہ قرآن مخلوق ہے اس پر وہ عقلی

دلائل دیتے تھے۔انھوں نے خلافت عباسیہ کے حکمرانوں کو بھی اپنا ہمنوا بنالیا تھا۔ اس دور میں امام احمد بن حنبلؒ اور دیگر آئمہ کو محض اس وجہ سے کوڑے مارے گئے تھے کہ وہ قرآن کو مخلوق نہیں مانتے تھے۔"

رمضان۔روح انسانی کے نفس پر غلبے کا مہینہ ہے:

دین اسلام کی آفاقی تعلیمات کو عوام الناس تک پہنچانا ان کی زندگی کا مقصد اولین ہے۔ رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ نفس کو روندنے اور روح کو تقویت فراہم کرنے کا بہترین موقع ہے۔ رب کائنات روح انسانی کو مضبوط اور نفس انسانی کو روح کے تابع کرنے کے لیے روزہ اور قیام اللیل کی صورت میں اسباب خود عطا فرماتا ہے۔ نفس انسانی ہمہ وقت مختلف حیلوں، بہانوں سے روح کو احسن تقویم کی بلندیوں سے "اسفل سافلین" کی پستیوں میں دھکیلنے کے لیے سرگرداں رہتا ہے۔ نفس کے بے لگام گھوڑے کو قابو میں لانے کے لیے نفس، اس کی ماہیت، افعال نفس اور ان کے اسباب سے آگاہی لازم ہے تاکہ موثر طور پر ان اسباب پر احاطہ کرتے ہوئے رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں سے بہرہ یاب ہو کر روح انسانی کو نفس پر غالب کیا جاسکے۔"

حقیقتِ محمدیہ ﷺ کے لطائف و معارف کے بیان میں فرماتے ہیں:

"بعض ذہنوں میں ایک الجھن ہوتی ہے کہ ایام اللہ، ایام بعثت، ولادت انبیاء علیھم السلام اسی طریقے سے منائیں جیسے صحابہ کرامؓ نے منایا تھا۔ اس الجھن کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر علمی نکتہ سمجھ لیں کہ جو طریقہ صحابہ کرامؓ نے اپنایا وہ حق ہے مگر یہ کہنا کہ صرف وہی حق ہے یہ ناحق ہے۔ ان دو باتوں میں فرق ہے۔ صحابی کا ہر عمل حق ہے اگر یہ سمجھا جائے حق صرف وہ ہے یہ نہیں ہے یا یہ کہ صحابیؓ نے جو کیا وہ حق ہے مگر یہ کہنا کہ جو نہیں کیا وہ حق ہو ہی نہیں سکتا نہ ناحق اور باطل ہے۔"

اسلام کی حقانیت اور جامعیت کے بیان میں فرماتے ہیں کہ "اسلام نفرت کا دین نہیں بلکہ محبت، امن، اعتدال، برداشت اور وسعت کا دین ہے۔ اسلام انسانیت کی خدمت اور اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے کا دین ہے۔ اسلام پیار اور رواداری کا دین ہے مسلمان ساری دنیا میں اسلام کے سفیر ہیں اور سمندر پار پاکستانیوں اور مسلمانوں پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان کے کردار میں جتنی محبت، برداشت اور واداری کی خوشبو ہو گی۔ اسلام کی مہک اتنی دور تک پہنچے گی۔ پس پرامن معاشرہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ہر شخص پُرامن ہو جائے۔"

انسانی خون کی حرمت اور عزت وآبرو کی وضاحت:

آپ فرماتے ہیں کہ "تعلیمات مصطفوی ﷺ کا ایک بنیادی نکتہ جسے اجاگر کرنے کی ضرورت آج پہلے سے کہیں زیادہ ہے وہ انسان کے خون کی حرمت اور اس کی عزت وآبرو کا تحفظ ہے۔ ابن ماجہؒ کی روایت ہے کہ "ایک دفعہ حضور ﷺ طواف کرتے ہوئے زرا دیر رک گئے اور خانہ کعبہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ایک مرد مومن کی عزت و حرمت اللہ کی نظر میں تجھ سے کہیں بڑھ کر ہے۔"

سوچنا چاہیے کہ آج ہم تعلیمات محمدی ﷺ کی روح سے یکسر بیگانہ ہو چکے ہیں۔ ہماری زندگیوں میں کتنا تضاد پایا جاتا ہے کہ ایک طرف ہم خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے تعظیم و تکریم کے خیال سے تھوکتے بھی نہیں لیکن دوسری طرف ہم مسلمانوں کی عزت وآبرو اور جان ومال سے کھیلنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔"

سخاوت کی فضیلت کا بیان:

اپنے رفقاء کی شخصی تربیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اگر دل اور نفس سخی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا عکس انسان کی شخصیت میں موجود ہے لیکن اگر انسان قلبی طور پر بخیل اور کنجوس ہے تو یہ انسانی زندگی کی سب سے بڑی ہلاکت ہے۔ ہاتھ کا کنجوس اور بخیل ہونا نچلا درجہ ہے جبکہ دل کا کنجوس اور بخیل ہونا سب سے نچلا درجہ ہے جب دل سخی نہیں رہتے تو دل میں تنگی آتی ہے۔ دوسروں کے لیے برداشت صبر و

تحمل اور محبت و غم محسوس نہیں ہوتا۔ دوسروں کی عزت کو اپنی عزت سے زیادہ عزیز نہیں سمجھتا۔ اس میں خود غرضی، تنگ نظری، تعصب اور دوری آتی ہے۔ یہ تمام آفات اور بیماریاں اس شخص میں آجاتی ہے جس کا دل کنجوس ہوتا ہے اور جس کا دل سخی ہو جائے اس کے بارے میں حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ''جنت اسخیاء کا گھر ہے۔''

طہارتِ قلب کی اہمیت کا بیان:

قلب کی صفائی اور نفس کی پاکیزگی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''اگر من صاف نہ ہو تو تن کے ذریعے انجام پانے والا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ اگر من سخی ہو جائے، صاف ہو جائے تو انسان پاک ہو جاتا ہے۔ زبان کی صفائی دل کی صفائی کی آئینہ دار ہے جن لوگوں کے دل صاف ہو جاتے ہیں تو سالہا سال ان کی مجلس میں بیٹھیں، کسی کی غیبت نہیں سنیں گے، کسی کا عیب نہیں سنیں گے، کسی پر تہمت نہیں لگائیں گے، کسی کا نقصان نہیں کریں گے۔ جس زبان پر کسی کا نقص نہیں آتا سمجھ لیں کہ وہ دل نقص سے پاک ہے۔ جس گھر کو اللہ صاف دیکھتا ہے اسی کا مہمان بنتا ہے جس دل میں اللہ قیام کرے کعبہ اس کا طواف کرتا ہے۔''

تجدیدیت کا پیغام دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم جامد و قدامت پر یقین نہیں رکھتے ہم اس پر یقین رکھتے ہیں جس میں ہمیشہ تحرک و تسلسل ہو۔ ہر تسلسل اپنے اندر جدت رکھتا ہے یعنی ایک صدی کا روایتی ورثہ جب اگلی صدی میں منتقل ہوتا ہے تو اس کی تجدید ہو جاتی ہے۔ ہماری جدت ہماری قدامت میں ہی ہے۔

ایمان کے دائرہ کار کی وضاحت:

انسانی کردار کے پہلوؤں کو سنوارنے کے لیے ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''راستے سے اس نیت سے پتھر ہٹا دینا کہ کسی کو ٹھوکر نہ لگے یہ عمل اپنی فطرت کے اعتبار سے سیکولر ہے۔ یہ کوئی عبادت مثلاً، حج، روزہ، زکوٰۃ، ورد و ظیفہ نہیں ہے۔ پتھر ہٹا دینا دیکھنے میں مذہبی عمل نہیں ہے مگر حضور ﷺ نے اسے بھی ایمان کا درجہ عطا کیا۔ معلوم ہوا کہ بے شمار ایسے اعمال ہیں جو اپنے ظاہر میں مذہبی روحانی اور عبادتی عمل دکھائی نہیں دیتے مگر فقط انسانیت کو ضرر اور اذیت سے بچانے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ وہ اعمال بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہیں۔ پس جو عمل انسانیت کو تکلیف سے بچانے کے لیے کیا جائے اگر وہ ایمان کا حصہ ہے تو پھر وہ عمل جو انسانیت کو نفع پہنچانے کے لیے کیا جائے وہ کتنا اعلیٰ ایمان ہو گا۔

قلبِ سلیم کی علامات کی وضاحت:

انسانی دل کی مختلف کیفیات کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ شوق لقاء (ملاقاتِ خدا) میں اگر دل کو لذت ملے تو یہ دل کی راحت ہے ورنہ دعا کے طور پر تو ہر کوئی کہہ لے گا کہ اے اللہ، ہمیں اپنی ملاقات کا شوق عطا کر تاکہ ہم تیرا دیدار کر سکیں۔ اگر اس خواہش دیدار کی کیفیت میں دل کو راحت و سرور ملے تو سمجھیں کہ دل قلب سلیم ہے۔ اگر دل کا التفات اور رجحان و رغبت اللہ کے بجائے غیر کی طرف ہو تو یہ دل کی بیماری ہے۔ یعنی اگر دل کی رغبت مال، حرص و لالچ، جاہ و منصب، عزت و شہرت کی طرف ہو تو سمجھیں دل بیمار ہے۔ اگر غیر کی طرف جھک جائے تو سمجھیں کہ دل مریض ہے اور اگر غیر کا التفات چھوڑ کر صرف اللہ کی طرف رجوع کرے تو سمجھیں اس کا علاج ہو گا۔ غیر کی طرف التفات نہ کر کے دوبارہ اللہ کی طرف رجوع کرنا اس مرض کی دوا ہے۔

فضول گوئی کی شرعی حیثیت:

غیبت اور چغلی فضول گوئی میں شامل ایک قبیح فعل ہے۔ اپنے رفقاء کو غیبت اور چغلی سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے کہا کہ وہ بدکار ہے اب بدکاری کرتے ہوئے اس نے آنکھوں سے دیکھا تو نہیں ہو گا۔ اسی طرح آپ کسی کے بارے میں کہہ دیں کہ وہ بڑا گناہگار ہے اور اسے آپ نے گناہ کرتے ہوئے دیکھا نہ ہو بلکہ کسی سے سنا ہو تو یہ بات یاد رکھ لیں کہ صرف دو ہستیوں سے سننے میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ ایک اللہ تعالیٰ سے سنیں، دوسرا رسول اکرم ﷺ سے سنیں باقی ہر بشر اپنی Assessment میں غلط ہو سکتا ہے تو جب آپ

نے ایسا کلمہ بولا جو کسی سے سنا تھا۔ خدا جانے اس نے آگے کسی سے سنا تھا اور بات چلتے چلتے آپ تک پہنچی۔ اب وہ بات کتنی سوچی تھی اور کتنی جھوٹی اس کی خبر نہیں۔ پھر آپ سے اس کے بارے میں قبر میں سوال بھی نہیں ہوتا کہ فلاں بدکار تھا یا نہیں تھا۔ فلاں گناہگار تھا یا نہیں تھا، منافق تھا یا نہیں تھا؟ آپ سے تو صرف یہ پوچھا جائے گا کہ تم رب کو جانتے ہو؟ اپنے دین کو جانتے ہو؟ اپنے رسول کو پہچانتے ہو؟ لہذا جو نیک اعمال کر گیا ہو گا صرف اسی کو توفیق ہو گی کہ وہ صحیح جواب دے سکے۔

اچھی صحبت کردار کو سنوارتی ہے:

اچھی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے اس کی فضیلت بھی بیان کرتے ہیں کہ زبان کی صفائی دل کی صفائی کی آئینہ دار ہے جس سے لوگوں کے دل صاف ہو جاتے ہیں تو سالہا سال ان کی مجلس میں بیٹھیں، کسی کی غیبت نہیں سنیں گے، کسی کا عیب نہیں سنیں گے، کسی پر تہمت نہیں لگائیں گے، کسی کا نقصان نہیں بیان کریں گے۔

اسلامی معاشرہ کی ترقی میں خواتین کی اہمیت اور اس کا حکم:

اسلام نے عورت کو جو مقام اور مرتبہ دیا ہے اس کی آگہی اور شعور کو اجاگر کرنے میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا اہم کردار ہے وہ فرماتے ہیں کہ

"اسلام عورت کو معاشرے میں عضو معطل بنا کر ایک جگہ نہیں رکھ دینا چاہتا بلکہ عورت کے اوپر پورے معاشرے کے کردار کی تشکیل کی ذمہ داری دیتا ہے۔ عورت اپنی ذات میں انجمن ہے، اپنی ذات میں مدرسہ ہے، مکتب، کالج اور یونیورسٹی ہے۔ اس لیے کہ ہر مرد اسی کی گود سے پل کر نکلتا ہے۔ سوسائٹی کا ہر مرد وہ حاکم ہو یا محکوم، حسنؓ مجتبیٰ ہے یا امام عالی مقام امام حسینؓ، وہ غوث اعظمؒ ہیں یا کوئی اور بلند درجے کی ہستی ہیں ہر فرد نے اسی عورت کی گود میں پرورش پائی ہے۔"

مزید فرماتے ہیں کہ جس طرح مردوں کو ان کے حقوق انھیں حسب حال درجہ عطا کرتے ہیں اسی طرح عورتوں کے حقوق ان کے حسب حال اُن کو درجہ عطا کرتے ہیں۔ عورت کو ہم انفرادی حیثیت میں خواہ عائلی زندگی کے اعتبار سے یا تعلیمی، معاشرتی، سماجی، قانونی، آئینی اور شعوری اعتبار سے دیکھیں، جن جن اعتبارات سے دیکھیں تو اسلامی معاشرے کے اندر عورت ایک بھرپور کردار ادا کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اسلام عورت کو عضو معطل بنا کر ایک جگہ نہیں رکھ دینا چاہتا بلکہ عورت کو پورے معاشرے کی تشکیل کی ذمہ داری دیتا ہے۔

انقلابی کے لیے تقویٰ کا ہونا ضروری ہے:

سفر انقلاب، اس کے تقاضے اور انقلابی کے کردار کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ایک بے نماز اور بے عمل شخص اسلامی انقلاب کی بات کرے اس سے بڑا دھوکہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ خدارا یہ ظلم اس مشن پر نہیں ہونا چاہیے۔ میں پر امید ہوں کہ جہاں آپ پہلے سے ہی بفضلہ تعالیٰ حسن عمل سے بہرہ ور ہیں، مشن کی وابستگی کی بناء پر عہد کریں کہ مر جائیں گے مگر نماز نہیں چھوڑیں گے۔ مر جائیں گے مگر روزہ نہیں چھوڑیں گے، مر جائیں گے مگر امر و نہی پر عمل کی پابندی ترک نہیں کریں گے، حلال و حرام کے درمیان ہمیشہ امتیاز کریں گے۔ حلال و حرام کیا ہے؟ یہ آپ کے جسم کے ہر ہر رگ و ریشے میں بس جانا چاہیے۔ اگر زندگی میں کھانا پینا، اٹھنا بیٹھا اور سونا جاگنا حرام سے عبارت ہو اور بات تقویٰ کی کریں تو یہ بڑا دھوکہ اور ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی بات کو بے اثر و بے برکت کر دیتا ہے۔"

معاشرتی بگاڑ کی اصلاح کا طریقہ:

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرتی بگاڑ کی اصلاح کا طریقہ بیان فرماتے ہیں کہ

"حالات کو بدلنے، اپنی محرومیوں کو خوشحالی میں ڈھالنے، معاشرے میں حقیقی تبدیلی لانے اور اپنے حقوق حاصل کرنے کے لیے اس فرمان خداوندی کی روشنی میں انسان کو خود جرات و

بہادری کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ کوئی دوسری مخلوق آکر ہمیں محرومیوں سے نجات دلائے۔ ہمیں ہمارے حقوق دلوائے اور ہمارے معاشرے کو جنت نظیر بنائے۔ اگر انسان اپنے ارد گرد کے حالات اور واقعات سے مایوس ہو کر بیٹھ جائے اور خاموشی سے ظلم سہتا اور ظلم ہوتا دیکھتا رہے تو یہ عمل اسلامی تعلیمات کے یکسر منافی اور عذاب الٰہی کے نزول کا باعث ہے۔

رفاقت کی ضرورت واہمیت:

تحریک کی رفاقت اور وابستگی کی ضرورت و اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اخوت و محبت ایک رشتہ ہے اور اس رشتہ کی بنیاد جس سے یہ رشتہ اللہ کے ہاں مقبول بنتا ہے وہ اللہ کی محبت ہے۔ یعنی وہ لوگ ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت کرنے والے بن جاتے ہیں۔ صحبت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان بھاگ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی برکات و رحمت کا نزول ہوتا ہے اس اخوت کا نفع بعد از مرگ بھی جاری رہتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے لیے ایک دوسرے کے بھائی اور جلیس بن گئے۔ تحریک منہاج القرآن کی رفاقت برائے اخوت ہے اور اگر رفاقت کے باوجود اخوت قائم نہ ہو تو پھر رفاقت، رفاقت نہیں ہے۔"

"جب کسی کے ساتھ اخوت و صحبت کا کام کیا جائے تو اللہ کے لیے ہو۔ صحبت و سنگت متقین اور پرہیزگاروں کی اختیار کی جائے۔ اس فتنہ کے دور میں کوئی تنہا شخص اپنے دین و ایمان کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ ہر شخص کو نیک صحبت کی ضرورت ہے تاکہ اس کے دین کی حفاظت ہو۔ پس کسی دینی جماعت کی وابستگی اختیار کرنی چاہیے تاکہ دین کی حفاظت اور نشوونما ہو سکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص تنہا ہو تو شیطان اس کے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر دو مل بیٹھیں تو شیطان کے لیے ورغلانا مشکل ہے اور اگر تین ہو جائیں تو شیطان کے لیے بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔"

الغرض شیخ الاسلام کی شخصیت موجودہ دور میں مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمارے شیخ کو عمر خضر عطا فرمائے۔

اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں
شبِ منتظر ہے اُٹھو جھومیں گائیں
چراغوں سے آنگن گھروں کے سجائیں
بہر سو گلابوں کی کلیاں بچھائیں
یوں قائد کا جشن ولادت منائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

ستاروں کی بستی میں اک چاند اُبھرا
عجب شان سے ماں کی گودی میں اُترا
دعائے پدر سے وہ اس طور چمکا
شبِ تار میں جیسے نوری شعائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

وراثت میں علم و قلم لے کے آئے
رموزِ شریعت سے پردے اُٹھائے
سیاست میں اسلام کی روح لائے
سعادت کی شب ہے مقدر جگائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

سلامت رہے اُن کا سایہ سروں پر
حکومت رہے اُن کی قائم دلوں پر
لٹکتی رہے تیغ دہشت گروں پر
رہیں پَرفشاں امن کی فاختائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

ہیں طاہرؔ ہمارے اجلّ شیخ دوراں
جِلو میں ہے اک لشکرِ سرفروشاں
عدو جس کی ہیبت سے الطافؔ لرزاں
تقاضائے عہدِ محبت نبھائیں
اُٹھو دوستو آج خوشیاں منائیں

(سید الطاف حسین شاہ)

نصب العین کے حصول کی لگن اور جہد مسلسل
انسان کو کبھی ضعیف نہیں ہونے دیتی

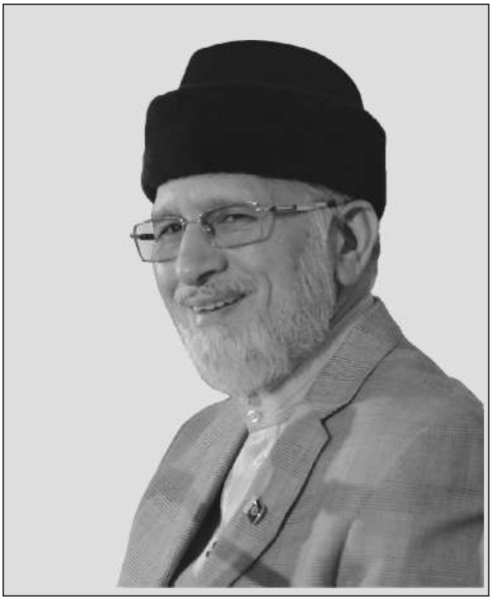

شیخ الاسلام کی عمر ڈھلنے کے باوجود
آپ کی قوتِ گویائی، قوتِ ارادی
قوتِ حافظہ اور قوتِ استعداد میں
مسلسل اضافہ ہو رہا ہے
جو کہ صرف اللہ کی عطا ہے

ہم اپنے عظیم مربی کو
72 ویں سالگرہ کے موقع پر
مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ بارسلونا۔ سپین

انعام یافتہ بندوں کی صحبت فلاح کا راستہ

شیخ الاسلام نے متاعِ گمشدہ دروس تصوف اور شب بیداریوں کا احیاء کیا

شہرِ اعتکاف اصلاحِ احوال اور توبہ و استغفار کا استعارہ

مسز مصباح عثمان (ریسرچ سکالر FMRi)

اکیسویں صدی جس برق رفتاری کے ساتھ ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اسی تیز رفتار کے ساتھ بنی نوع انسان کے لیے ابتلاء و آزمائش میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر قرآن و سنت کی تعلیمات کے آئینے میں عصرِ حاضر کو فتنوں اور آزمائشوں کا دور کہا جائے تو یہ سو فی صد درست معلوم ہوتا ہے۔ جسے احادیث نبویہ ﷺ کی اصطلاح میں قربِ قیامت کا دور بھی کہہ سکتے ہیں۔ لہذا جس سرعتِ رفتار کے ساتھ انسان خلاوں کو مسخر کر رہا ہے، چاند پر کمندیں ڈال رہا ہے، نت نئی ایجادات منظرِ عام پر لا رہا ہے اِتنا ہی اس کے لیے یہ بھی ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنے من کی دنیا کا جائزہ بھی لے، جسے روح کی دنیا کہا جاتا ہے۔ وہ روح جسے خالقِ کائنات نے جسدِ انسانی میں رکھا اور فرمایا:

الروح امرِ ربی۔

اس روح کی مدت متعین فرمائی کہ ایک مخصوص عرصے تک انسانی جسم میں رہنے کے بعد واپس تجھے اپنے مالک کے حضور حاضر ہونا پڑے گا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیاوی لوازمات اور تقاضوں کے ساتھ ساتھ انسان اس روح کی غذا کا اہتمام کرے اور مسلمان ہونے کے ناطے اس ذمہ داری کو بخوبی نبھائے کہ وہ اسلامی تعلیمات کے سانچے میں اپنے ظاہر و باطن کو سنوارنے کی سعی کرے۔ ہماری اس بنیادی احتیاج کی تکمیل کے لیے خالقِ کائنات نے سلسلہ انبیاء جاری فرمایا اور نبی آخر الزماں ﷺ کی آمد کے بعد نبوت کے اختتام پر اسے اُمت کے اولیاء و صلحاء کے سپرد کر دیا۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ بعض کم فہم لوگوں کی خام خیالی ہے کہ اب ویسے صلحاء اور اہل اللہ کہاں ہیں۔ چاہنے کے باوجود بھی اللہ والوں کی صحبت میسر آنا محض خواب و خیال ہے۔ یہ سوچ سراسر مبنی بر فتنہ اور شیطانی دھوکہ ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اولیاءاللہ کا وجود ہر زمانے میں برحق ہے اور تاقیامت یہ سلسلہ وعدہ خداوندی کے مطابق چلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان ذاکرین و شاکرین بندوں کی صحبت اور معیت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے جو صبح و شام اس کی یاد میں مست و مگن رہتے ہیں اور اس کے مکھڑے کے طلبگار رہتے ہیں۔ یہ لوگ خداشناس ہیں، اس لیے جو ان سے دور ہوا وہ اللہ سے دور ہو گیا اور جو ان کے قریب ہوا وہ اللہ کے قریب ہو گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

(الکھف، 81 : 81)

(اے میرے بندے) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔ اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا تکنے کے آرزو مند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر) دینوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے۔

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور صادقین کی صحبت اختیار کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُواْ اتَّقُواْ اللَّهَ وَكُونُواْ مَعَ الصَّٰدِقِينَ۔ (التوبۃ،9: 119)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیت) میں شامل رہو۔

اگر سچے لوگ، اللہ والے ہر دور میں پیدا نہ کیے جائیں تو ایسا حکم قادرِ مطلق ہر گز اپنے بندوں کو صادر نہ فرماتا۔ لہذا معلوم ہوا کہ نیک صالحین، صادقین، متقین، اولیاء اللہ کا وجود ہر زمانے میں برحق ہے ان کو تلاش کرنا، ڈھونڈنا، ان کا دامن تھامنا، ان کے در تک رسائی حاصل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں اولیاء و صلحاء کے ہم نشین افراد کو ملنے والے فیض کے بارے میں یوں بیان کیا گیا ہے:

هم الجلساء لا يشقى جليسهم۔

(بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، 8: 841)

وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والے بدبخت نہیں رہتے۔

اس حدیث پاک میں صالحین کی صحبت کے فیوضات کو بیان کیا گیا ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والے بدبخت نہیں رہتے اور ان کے وہ اعمال جو قبولیت کے اہل نہ تھے، قبول کر لیے جاتے ہیں۔ بلاشبہ صحبت و سنگت انسانی طبائع پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ فطرت نے انسان کی سرشت میں یہ رکھا ہے کہ وہ دوسروں کے اثرات جلد قبول کرتا ہے۔ اگر صحبت نیک و صالح ہو تو انسان اچھے اخلاق و کردار کا مالک، نیک سیرت اور متقی بنتا ہے اور اگر کسی کو بد صحبت سے واسطہ پڑ جائے تو پھر اس کے لیے اچھی اخلاقیات، نیکی اور تقویٰ کی آرزو عبث ہو کر رہ جاتی ہے۔

ایک حدیثِ مبارکہ میں اچھی مجلس اور بُری مجلس کی مثال خوشبو بیچنے والے اور بھٹی سلگانے والے سے دی گئی ہے کہ اگر عطار تمھیں خوشبو نہ بھی دے تب بھی اس کی خوشبو تمہیں پہنچ کر رہے گی، اور لوہار کی بھٹی کی چنگاری تمہارے کپڑے نہ بھی جلائے تو اس کا دھواں کپڑوں کو گرد اور غبار آلود ضرور کر دے گا۔ یہاں انتہائی خوبصورت پیرائے میں اچھے اور برے ہم نشین کی مثال بیان کی گئی ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اپنے ہم نشین اور ہم جلیس نیک لوگ رکھے جائیں۔

صحبتِ صلحاء سے فیض یاب ہونے کی صورتیں:

صحبتِ صلحاء سے فیض یاب ہونے کی درج ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ براہِ راست اولیاء و صلحاء کی صحبت و سنگت میں بیٹھنا

۲۔ اولیاء و صلحاء کے متوسلین سے قربت و تعلق کے ذریعے فیض پانا

۳۔ اولیاء و صلحاء کے مواعظِ حسنہ اور بیانات کو پڑھنا یا سننا

۴۔ اولیاء اللہ کی تحریر کردہ تصانیف و تالیفات کا مطالعہ کرنا

مذکورہ صورتوں کو اگر دیکھا جائے تو پہلی صورت اولیاء و صالحین اور اللہ والوں کی صحبت کا براہِ راست میسر آنا ہے کہ اگر انسان کو ان کا زمانہ میسر آ جائے اور ملاقات کا شرف ملے تو اس صورت میں روحانی فیوضات و برکات حاصل کی جائیں لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ زمانہ تو میسر ہو لیکن ملاقات نصیب نہ ہو سکے تو اس صورت میں صحبتِ صلحاء سے فیض پانے کے لیے بقیہ تین صورتیں کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔ جن کی بدولت اُن باصفا و نیک ہستیوں سے فیض حاصل کیا جا سکتا ہے مثلاً اُن کے قرب اور تعلق میں رہنے والوں سے متمسک ہو کر ان کی تعلیمات سے مستفیض ہوا جائے، اور اگر ان کے مواعظِ حسنہ خطابات، تقاریر، اور بیانات کی صورت میں میسر ہیں تو انھیں سنا جائے اور اگر ان کی تصانیف و تالیفات تک رسائی ہے تو ان کتب کو صحبت کا ذریعہ بنایا جائے۔ یہ تمام اُمور صحبت صلحاء سے فیض یاب ہونے کی مختلف صورتیں ہیں۔

اس تناظر میں اگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی شخصیت کو دیکھا جائے تو وہ ایک ہمہ جہت ہستی، علوم و معارف، رموز و اسرار، حکمت و دانائی کا ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ہیں۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ قومی و بین

الاقوامی سطح پر دینِ اسلام کا عظیم استعارہ ہیں۔ ایسی عظیم نابغہ روزگار اور درخشاں ہستی کے بارے میں قلم اٹھانا بلاشبہ سعادت کی بات ہے۔ آپ کی صحبت و سنگت اس دورِ ابتلاء و آزمائش میں امتِ محمدی ﷺ کے لیے جائے امن واماں اور پناہ ہے۔

سیدی شیخ الاسلام اس دور میں صوفی منش درویش ہیں جنہوں نے اسلاف کے تصوف کی روح کو تروتازہ کر دیا۔ آپ نے تصوف کی عملی شکل کو پھر سے زندہ کیا۔ آپ کا بچپن ایسے ماحول میں گزرا جہاں رات کے پچھلے پہر والدین کریمین بارگاہِ الٰہ میں سجدہ ریز ہو کر آنسوسے تر چہروں کے ساتھ مناجات میں مصروف دکھائی دیتے، آپ کی گھٹی میں عشقِ مصطفی ﷺ کی چاشنی رکھ دی گئی تھی، والدِ ماجد کی صحبت میں مثنوی از مولانا روم کی سماعت ایک طرف کانوں میں رس گھولتی تو دوسری طرف تن من میں عشق و مستی کے سمندر موجزن کر دیتی تھی۔ بچپن کا وہ عرصہ جس میں عام بچوں کو کھیل کود اور شغل سے فرصت نہیں ہوتی اس عمر میں آپ نے اپنے والدِ محترم اور معروف اساتذہ و شیوخ سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کی اپنی نمازِ تہجد کے معمول کا عالم یہ ہے کہ بچپن سے کبھی آپ کی تہجد کی نماز قضاء نہیں ہوئی۔ محبت و عشقِ خدا و مصطفی ﷺ کے روح پرور ماحول میں پرورش پانے والی اس عظیم ہستی نے جب ۱۹۸۰ میں تحریکِ منہاج القرآن کے قیام کے ساتھ صدائے عشق بلند کی تو یوں لگا گویا یاس و قنوط کے گرداب میں پھنسی امتِ مصطفوی ﷺ کو مسیحا مل گیا۔

زیرِ نظر تحریر میں موضوع کی مناسبت سے ایک پہلو صحبت و سنگت کو ہی ملحوظ رکھا جائے گا وگرنہ شیخ الاسلام کی شخصیت اور آپ کی قائم کردہ تحریکِ منہاج القرآن کے مقاصد واہداف اور سرگرمیوں کے لیے الگ دفتر درکار ہے۔ جس کے تحت آپ نے کارکنان کو ایک واضح نصب العین کا شعور دیا، ان کو وقت، جان اور مال کی قربانی دینے کا درس دیا، ان کو سیاسی و عمرانی مسائل کا گہرا شعور دیا، ان کو مفاد کی کشمکش سے بے نیاز رہ کر زندگیوں کو خدمتِ خلق اور ملکی و دینی خدمات کے لیے وقف رہنے کا جذبہ دیا۔ مصطفوی انقلاب کا نعرہ مستانہ بلند کیا، قوم کو سیکڑوں سکول، کالجز، تعلیمی ادارے اور مراکزِ علم کی بدولت علم و شعور کی شمعیں فروزاں کیں۔

قیامِ تحریک کے وقت اخلاقی و روحانی اقدار کا نقشہ اور امتِ مصطفوی ﷺ پر شیخ الاسلام کے احسانات:

قیامِ تحریک کے وقت کو دیکھا جائے تو یہ وہ دور تھا جب افرادِ معاشرہ محفلِ ذکر، شب بیداری، اجتماعی مُسنون اِعتکاف، نفلی اعتکاف، تربیتی کیمپ اور روحانی اجتماعات جیسے عنوانات سے بھی ناآشنا تھے یہ تمام عنوانات گویا ماضی میں کہیں گم ہو چکے تھے۔ اخلاقی اور روحانی تربیت کے مراکز مادیت پرستی کے اڈے بن چکے تھے۔ علمِ تصوف صرف کرامات کے بیان کرنے تک محدود ہو گیا تھا جبکہ عملی تصوف تقویٰ، رضاءِ الٰہی کا حصول، اخلاق اور پابندیِ شریعت کے نور سے عاری ہو چکا تھا۔

۱۔ آپ نے اس متاعِ گم شدہ کے حصول کے لیے دروس تصوف اور ماہانہ شب بیداریوں اور تربیتی کیمپوں کا آغاز کیا اور بیرونی دنیا میں بسنے والے لاکھوں نوجوانانِ امت کی اصلاحِ احوال کے لیے الھدایہ کیمپس کے ذریعے تربیتی و اخلاقی پروگراموں کا اہتمام کیا۔ جس کے نتیجے میں وہ نوجوان جو دنیاوی عشق و مستی اور رقص و سرور کے عادی ہو چکے تھے وہ عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفی ﷺ کے نشے میں سرمست و مدہوش اور دیوانہ بن گئے، ان کی آنکھیں یادِ مصطفی ﷺ میں برسنے والی ہو گئیں، ان کے دل غمِ مصطفی ﷺ میں تڑپنے والے بن گئے، وہ زلفِ مصطفی ﷺ کے اسیر بن گئے۔ شیخ الاسلام کی سنگت و صحبت نے انہیں شب زندہ دار اور کردار کا غازی بنا دیا۔

۲۔ حرمین شریفین کے بعد پاکستان میں شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے سالانہ مسنون اعتکاف کا کلچر ’’ توبہ و آنسوؤں کی بستی‘‘ کے ٹائٹل سے قائم کیا جس میں ہزارہا افراد چوبیس گھنٹے عبادت و بندگی میں مصروف ہوتے ہیں۔ تین دہائیوں سے 82 رمضان المبارک کے موقع پر سالانہ روحانی اجتماع لاکھوں لوگوں کی توبہ کا

ذریعہ بن چکا ہے۔ تصوف اور اخلاقِ حسنہ کے عنوان پر ہزاروں لیکچر زآج بھی اصلاحِ احوال کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔اِس پُر فتن معاشرے میں رہتے ہوئے لاکھوں کارکنان کے کردار و عمل میں اِس قدر تبدیلی پیدا کرنا بلاشبہ صحبت و سنگتِ ولی کی ہی بدولت ہے۔

"آپ کی کرامات سے پتھروں سے چشمے نہیں نکلے لیکن خشک آنکھوں سے اللہ کی خشیت کے آنسو ضرور نکلے ہیں۔آپ کی کرامتوں سے مردے تو زندہ نہیں ہوئے لیکن دنیا بھر میں لاکھوں مردہ دل حیات آشنا ہو چکے ہیں۔ سالانہ روحانی اجتماع کے موقع پر آپ کی رقت آمیز دعاؤں سے لاکھوں لوگ گندگی اور گناہ کی دلدل سے نکل کر ایمان کی راہ پر آ چکے ہیں۔ شیخ بیعت نہیں فرماتے مگر 82, 82 ہزار افراد کو اپنے ہمراہ اعتکاف میں جملہ تربیتی عمل سے گزارتے ہیں۔"

ماخوذ از تحریر غلام مرتضیٰ علوی، موضوع "شیخ الاسلام اور احیائے تصوف"، ماہنامہ منہاج القرآن، فروری ۲۰۲۰

بقول مولانا روم

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاءاللہ کی صحبت میں گزارے ہوئے لمحات سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہیں۔

۳۔ دنیا کی چکا چوند اور مادی آلودگی سے بچنا اور نفس و روح میں للہیت و اخلاص پیدا کرنا تعلیماتِ تصوف کا مقصود ہے۔ صالحین اور اولیاء کے کردار کے اثرات میں سے ایک اہم اثر یہ ہے کہ ان کی تعلیمات سے متاثر ہو کر لاتعداد لوگوں کے اعمال و کردار کی اصلاح ہوتی ہے اور دین اسلام کو مدد و نصرت ملتی ہے۔ صوفیاء کی تبلیغ میں تاثیر کی بنیادی وجہ تبلیغِ دین کے اصولوں پر عملدرآمد ہے۔ اگر اسلامی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں صوفیاء و اولیاء کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انہی بزرگانِ دین ہی کی بدولت اسلام شرق تا غرب پھیلا۔ ان کے قول و فعل میں یکسانیت و ہم آہنگی، حسنِ اخلاق، اندازِ تربیت، نرم گفتاری، رواداری، بصیرت و فراست اور حکمت و دانائی کے باعث لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

اس تناظر میں شیخ الاسلام کی شخصیت کو دیکھا جائے تو آپ نے پاکستان میں اور بیرونِ ملک خصوصاً امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، سکینڈی نیویا، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا اور ایشیا خصوصاً مشرقِ وُسطی اور مشرقِ بعید میں اِسلام کے مذہبی و سیاسی، روحانی و اَخلاقی، قانونی و تاریخی، معاشی و اِقتصادی، معاشرتی و سماجی اور تقابلی پہلوؤں پر مشتمل مختلف النوع موضوعات پر 2222 سے زائد لیکچرز دیے۔ یہ لیکچرز جہاں عوام الناس کو ہر سطح سے متعلق رہنمائی فراہم کرتے ہیں وہی ان کی بدولت ہزارہا غیر مسلم افراد کے قبولِ اسلام کا سبب بھی بنے ہیں۔ آپ کی کتب میں نمایاں کتب سلوک و تصوف کا عملی دستور، حقیقتِ تصوف، روضۃ السالکین، زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے، ہر شخص اپنے نشہ عمل میں گرفتار ہے وغیرہ شامل ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت اولیاء و صوفیاء کی صحبت و معیت سے ملتی ہے، خشیت و محبت الٰہی کا سودا صوفیاء کے بازار میں ہی ملتا ہے۔ یہ سوغاتِ محبت، صحبت صلحاء اختیار کیے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ عصرِ حاضر میں یہ قرب الٰہی کی دولت شیخ الاسلام کی تالیف و تصانیف اور خطابات کی صورت میں امتِ مسلمہ کو میسر ہے۔

۵۔ مسلمان کی زندگی کی سب سے قیمتی متاع حضور نبی اکرم ﷺ سے روحانی و قلبی تعلق ہے۔ یہ ہر مومن کے ایمان کی اساس ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اسی اساس کی حفاظت کا اہتمام کرتے ہوئے عشقِ مصطفی ﷺ کو اپنی تحریک کی روحِ رواں بنایا اور اس کے بنیادی اہداف میں تعلق بالرسالت کو مرکزی مقام فراہم کیا۔ اس ہدف کے حصول کے لیے آپ نے محافلِ میلاد مصطفی ﷺ کے کلچر کو زندہ کیا۔ بڑے پیمانے پر عالمی میلادِ مصطفی ﷺ کانفرنس کی صورت میں چار دہائیوں سے مینارِ پاکستان کے سائے میں محبت و عشقِ مصطفی ﷺ کے

ترانے الاپے جاتے ہیں۔ ملکی اور غیر ملکی سطح پر عشقِ مصطفی ﷺ کے فروغ کے لیے حلقاتِ درود، محافلِ مصطفی ﷺ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام کی صحبت و سنگت کے فوائد :

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خصائص و شمائل سے نوازا ہے۔ آپ کی زندگی اُن تمام تر اخلاقی و روحانی صفات سے متصف ہے جو ایک مربی و مرشد کے لیے ضروری ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ مخلوقِ خدا کو ان روحانی صفات سے فیض یاب بھی کرتے ہیں۔ آپ نے نہ صرف قرونِ اولیٰ کے صوفیائے کرام کی تعلیماتِ تصوف کو اجاگر کیا بلکہ خود اُن تعلیمات کی عملی تصویر بن کر اپنے آپ کو رول ماڈل کے طور پر پیش کیا۔ عصرِ حاضر میں آپ کی سنگت و صحبت بلاشبہ ہر اس شخص کے لیے جائے امن واماں اور پناہ ہے جو خود کو ابتلاء و آزمائش اور فتنوں سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ آپ کے ساتھ جڑنے اور آپ کی سنگت ورفاقت کا حصول بے شمار فوائد کا حامل ہے۔ مثلاً

۱۔ آپ کی صحبت و سنگت کے ذریعے مادیت پرستی کے دور میں اسلاف کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

۲۔ یہ سنگت و رفاقت بھولی ہوئی شناخت کو زندہ کرواتی ہے۔ نوجوانوں کا معبودِ حقیقی کے ساتھ تعلق بندگی اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے ساتھ تعلق محبت وادب کو پھر سے بحال کرنے کا سامان بہم فراہم کرتی ہے۔

۳۔ انسانی سیرت و کردار کو اعلیٰ اوصاف کے ساتھ مزین کر کے معاشرے میں مثالی اور نفع بخش بننے میں معاونت کرتی ہے۔

۴۔ حقیقی تصوف کی مٹتی ہوئی اقدار کا از سرِ نو احیاء کرتی ہے۔

۵۔ نسلِ نو کے ایمان کی محافظت کا نسخہ کیمیا پیش کرتی ہے۔

۶۔ صدقِ نیت اور خلوصِ دل کے ساتھ مخلوقِ خدا کی بھلائی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔

حاصلِ کلام :

مذکورہ بالا بحث سے اس بات کی ضرورت و اہمیت اجاگر ہوتی ہے کہ عصرِ حاضر میں جس تیزی کے ساتھ اخلاقی اقدار کی روح مردہ ہو رہی ہے، فحاشی و عریانی اور بے حیائی ہر سو عام ہے اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں وہ تمام روایات صادق ثابت ہو رہی ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے قربِ قیامت کی نشانیوں کی صورت میں بیان فرمائی تھیں۔ لہٰذا اس فتنوں اور آزمائشوں کے دور میں تنہا فردِ واحد اپنے ایمان کی حفاظت کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وقت کی نزاکت کا ادراک کرتے ہوئے خود کو کسی ایسی کامل اور باصفا ہستی کے ساتھ جوڑ لے جس کی شخصیت کا ہر پہلو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کا امین ہو، جس کی زندگی کا ہر لمحہ دینِ اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے اور احیائے اسلام کی ترویج میں بسر ہو رہا ہو، جس کا قول و فعل، اخلاق و کردار، تصنیف و تالیف ہر چیز اس کے مقصدِ حیات "میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی" کو واضح کر رہی ہو۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ان اوصاف سے متصف خالقِ کائنات کا تحفہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی شخصیت کی صورت میں ہمیں نصیب ہوا ہے۔ ہمیں اس تحفہ خداوندی کی قدر کرتے ہوئے خود کو ان کے ساتھ منسلک اور وابستہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کی صحبت و سنگت اور تعلیمات سے فیض یاب ہو کر اپنے اور اپنی آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کا اہتمام کیا جا سکے۔

قارئین متوجہ ہوں!

ماہنامہ دختران اسلام میں پبلش ہونے والے آرٹیکلز اور مواد پر آپ کی آراء و تجاویز نہایت قیمتی ہیں۔ لہٰذا قائد ڈے نمبر 2023ء میں دیئے گئے مضامین اور دیگر موضوعات پر اپنی آراء ہمیں ضرور ارسال کریں۔

منجانب: ایڈیٹر دختران اسلام

فون: 0305-4547289

"کیسے بیان ہو تیرے اوصافِ کمالات"

شیخ الاسلام کا فلسفۂ تعلیم و تربیت

منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں کو شرق و غرب کے علوم کو عصری نصاب میں یکجا کرنے کا اعزاز حاصل ہے

آسیہ سیف قادری (سابق لیکچرار منہاج کالج فار ویمن)

دنیا میں اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین نہیں جس نے علم کو اتنی اہمیت و عظمت بخشی ہو اور اہل علم کو اس قدر معتبر اور معزز ٹھہرایا ہو۔ اسی علم کی بدولت انسان اشرف المخلوقات قرار پایا تو اسی علم کی وجہ سے مسجودِ ملائکہ کے مقام پر فائز ہوا۔ قرآن و احادیث نے علمائے حق کو اس بلند مقام پر فائز کر دیا ہے جہاں پہنچنے کے لیے علم کے بغیر نہ کوئی قدم اٹھا سکتا ہے نہ پر تول سکتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں۔ علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ قوموں کو سرفرازی عطا کرتا ہے تو ان کے اندر شرافت و قیادت اور سیاست و ہدایت سے مالا مال رہنما پیدا کر دیتا ہے جو ہر گام پر ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ایسے رہنما خیر و بھلائی کی نشانیاں ہوتے ہیں لوگ ان کے نقش قدم پر چلنا باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ ان کے اعمال وافعال کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں: اگر علماء نہ ہوتے تو لوگ جانوروں کی سی زندگی گزارتے یعنی علماء لوگوں کو بہیمت کے دائرہ سے نکال کر انسانیت میں داخل کر دیتے ہیں۔

یحییٰ بن معاذ کا قول ہے۔ علماء امت محمدیہ کے لیے ان کے والدین سے بھی زیادہ رحیم و شفیق ہیں۔ پوچھا گیا کیسے کہا اس طرح کہ والدین تو ان کو دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں جبکہ علماء انھیں جہنم کی آگ سے بچاتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے سلسلہ نبوت تاجدار ختم نبوت حضرت محمد ﷺ پر ختم کر دیا اور دین اسلام کی تعلیمات آپ ﷺ پر تمام کو دی۔ انبیاء کرام کے وارث علماء حق قرار پائے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کے علما کو بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند قرار دیا۔ گویا دین کی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ اور فروغ کا فریضہ حق علمائے امت کی دائمی ذمہ داری ہے۔

جب ہم تاریخ اسلام پر ایک نظر عمیق ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ یہ علماء دین اور اہل علم ہی وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر حق پرستی کے رنگ میں ڈھالا ہی اہل علم ہیں جو بکھرے ہوئے افراد کو ایک امت کی شکل دینے والے ہیں۔

آج سے تیس چالیس سال قبل امت مسلمہ من حیث المجموع زوال کے دور سے گزر رہی تھی۔ اسلامی افکار و کردار گردشِ زمانہ سے دھندلا دیا تھا جب وعظ و تبلیغ، خطاب، ارشاد، ابلاغ سب جاری تھا مگر مفہوم سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ اسلامی روایات اور اقدار پامال ہورہی تھیں۔ ان حالات میں سیدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک ایسے معلم عصر بن کر منصۂ شہود پر ابھر کر سامنے آئے کہ ہر قسم کے علوم کا فیض ان کی ذات میں جمع ہے ان کے آنے سے علم و فکر، فلسفہ و طریق اور زندگی با مقصد ہو گئیں۔

آج شیخ الاسلام جو کہ علم کا بحرِ بیکراں ہیں عظیم مفسرِ قرآن محدثِ عظام اور مجتہد زمانہ ہیں نے اس زمانے اور اس صدی کے لوگوں کو تعلیم کی مقصدیت کا فیض عطا کر دیا۔ یوں تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت ہمہ جہت ہے مگر علم اور تعلیم کے میدان میں آپ کی فتوحات اور خدمات انتہائی حیران کن حد

تک بے مثال ہیں اگر آپ کی تمام تر علمی فتوحات اور تعلیمی خدمات کا سیر حاصل جائزہ لیں تو صفحات ختم ہو جائیں گے مگر اس کو کما حقہ بیان کرنا ممکن نہیں۔

؎ کیسے بیان ہو تیرے اوصافِ کمالات
خوبیوں کا ایک حسین مرقع ہے تیری ذات

زیر بحث مضمون میں پہلے شیخ الاسلام کے فلسفہ ہائے تعلیم کو مختصر بیان کیا جائے گا۔ پھر بطور معلم ان کے اوصاف و خصوصیات کا تذکرہ ہو گا اور بعد ازاں ان کی علمی فتوحات و خدمات پر نہایت اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی جائے گی۔

شیخ الاسلام کا فلسفۂ تعلیم:

کسی قوم کی حقیقی آزادی، ترقی اور خوشحالی کا دار و مدار اس کے ایمان و فکر اور نظریہ تعلیم پر ہوتا ہے لیکن افسوس کہ اب تک ہمارے معاشرے کے افق سے ایمان و فکر کا خورشید زندگی افروز طلوع نہیں ہوا۔ ہم دوسرے نظام تعلیم کے ہاتھوں اپنی نوجوان نسلوں کی ذہنی اور فکری آبیاری مناسب انداز میں نہیں کر پا رہے۔ علامہ اقبالؒ کے بعد پہلی بار صحیح مسلم زاویہ نگاہ سے ایک مکمل تعلیمی انقلاب کی آواز شیخ الاسلام علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اٹھائی ہے صرف آواز ہی نہیں بلکہ عملی و انقلابی اقدامات بھی کیے ہیں۔

۱۔ منہاج یونیورسٹی لاہور
۲۔ منہاج شریعہ کالج
۳۔ منہاج کالج برائے خواتین
۴۔ منہاج ماڈل سکولز
۵۔ لارل ہوم سکولز (انگلش میڈیم)
۶۔ نظام المدارس پاکستان
۷۔ فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

درج بالا علمی مراکز و انسٹی ٹیوٹ میں جدید و قدیم اور دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج نہایت اعتدال و توازن کے ساتھ رائج کیا گیا ہے۔ اپنے مروجہ مذکورہ نظام تعلیم کو عملاً پیش کر کے مغرب کے ملحدانہ و مادہ پرستانہ تہذیب کے خلاف عملاً علمی جہاد کر کے دکھایا۔ آج وقت کی سب سے اہم ضرورت ہی یہ ہے کہ مسئلہ تعلیم جو کسی قوم کا بے حد اہم و اولین مسئلہ ہے۔ اس پر توجہ دی جائے و گرنہ سارا معاشرہ چوپٹ ہو کر رہ جائے گا۔ علامہ اقبال مغربی تعلیم کے ملحدانہ اثرات کو اس انداز میں بیان کرتے ہیں:

؎ گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

لیکن اگر آج علامہ مرحوم ایک بار پھر ہمارے درمیان آجائیں تو اپنی آنکھوں سے منہاج القرآن کے علمی و تعلیمی مراکز، کالجز، سکولز میں انہیں یقیناً زندگی، محبت اور معرفت سب کچھ دکھائی دے گا۔

ان کے وسیع لٹریچر کے مطالعہ اور خطابات کو سن کر آدمی حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ ایک آدمی اتنا زیادہ جو بیک وقت پوری دنیا میں میں تحریکی و تنظیمی راہنمائی کرتے ہوئے 066 سے زائد معیاری کتب اتنی ضخامت کے ساتھ کس طرح مرتب کر ڈالتا ہے۔ یہ لٹریچر اسلام کے بارے میں ایک میں مکمل انسائیکلو پیڈیا ہے مگر صرف لٹریچر کی وسعت اور ضخامت ہی حیران کن نہیں اور تعجب میں ڈالنے والا وہ غیر معمولی تنوع سے جو بحث و فکر موضوعات میں پایا جاتا ہے۔ عقائد نظریات، اخلاق و تصوف، سیرت، تفسیر، حدیث، قانون، فقہ، سیاست و معیشت، سائنسی علوم، قضا، مالیات، تجارت، سود، بینکنگ، ٹیکینکل اور فنی علوم و دیگر مسائل اور بے شمار دوسرے موضوعات پر نہ صرف معلومات بلکہ ان کے ساتھ اجتہادی نقطہ نظر مزید یہ کہ ایک جذبہ انقلاب و تبدیلی پڑھنے والوں کو ان کے ہاں ملتا ہے۔

بہت سے لوگ معلومات کے سمندر کے سمندر دماغ میں اتار جاتے ہیں لیکن زندگی کی کوئی ایک گرہ سلجھا نہیں سکتے۔ کتابیں لکھتے ہیں بے حساب لکھتے ہیں مگر شیخ الاسلام کا تصور علم اتنا جامع، مربوط اور مرتب ہے کہ آپ نے اسلامی نظام کو تحریک منہاج القرآن کی شکل میں ایک سائنس بنا کر دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آپ نے تعلیم کے میدان میں ایسی علمی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں کہ ایک ایسے عظیم اسلامی مفکر، فلاسفر ہیں جو جیسی فکر دے رہے ہیں ویسی ہی تحریک ہی بپا کیے ہوئے ہیں۔

کبھی سوز و ساز رومی، کبھی پیچ و تاب رازی
اسی کشمکش میں گزری میری زندگی کی راتیں

شیخ الاسلام بطور معلم عصر:

مالک ارض و سماء نے اپنے حبیب تاجدار کائنات ﷺ کو بے شمار صفات و اوصاف کا پیکر مجسم بنا کر بھیجا مگر آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے اپنا تعارف جس خوبی اور وصف کے ساتھ بیان کرنے پر فخر کیا وہ معلمیت کی شان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انما بعثت معلما۔ بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ گویا معلم انسانیت کو بھی اپنے معلم ہونے پر فخر تھا رسول ﷺ کا فرمان ہے:

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ۔

"تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا۔"

ایک سچا عالم نائب رسول کی حیثیت سے منصب معلمین پر فائز ہو کر اپنے زمانے کا سچا معلم اور مربی ہوا کرتا ہے۔

غذا شعور کو ملتی ہے تو جو لب کھولے
خرد کے نور کا موسم ہیں صحبتیں تیری

شیخ الاسلام بطور معلم کن خصوصی اوصاف کے حامل ہیں۔ ذیل میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ اہل علم کی قدر افزائی کرنا اور طالب علم کی حوصلہ افزائی کرنا:

ایک معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے طالب علم کو حصول تعلیم کے لیے ابھارے اس کے ساتھ ہنس مکھی اور بشاشت روئی سے پیش آئے تاکہ طالب علم کے اندر استاد کا خوف اور تعلیم سے فرار کا جو رجان موجود ہے۔ اس کا خاتمہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام نوجوان نسل، طالب علموں اہل علم کے ساتھ نہایت خوش مزاجی، نرم روئی سے پیش آتے ہیں۔ گفتگو کا آغاز مسکراتے ہوئے، ہلکے پھلکے انداز میں کرتے ہیں۔ قدرے بے تکلفانہ ماحول خود مہیا کرتے ہیں وگرنہ آپ کی شخصیت کا علمی رعب و جلال اس قدر ہے کہ مجلس پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے اور کسی کی جرات نہیں پڑتی کہ چون چرا کر سکے مگر آپ کی شفقت، دلجوئی اور خوش خلقی ہے کہ ہر کوئی یکساں آپ کی علمی صحبت اور تربیتی نشستوں سے مستفید ہوتا نظر آتا ہے۔ پچھلے سال کے اعتکاف کے دوران میرا بیٹا حسنین مصطفی قادری، مسنون اعتکاف بیٹھا ہوا تھا اسے بھی نفس کے وساوس خطرات جیسے دقیق موضوع سمجھ میں آرہے تھے۔ یہ آپ کا طرہ امتیاز ہے اپنے مشائخ اور اساتذہ کا ذکر نہایت آداب والقابات سے کرتے ہیں اور اہل علماء و مشائخ عظام کے جوڑے اپنے سر پر اٹھانے کو قابل فخر عمل قرار دیتے ہیں۔

۲۔ علمی و تحقیقی بنیادوں پر ذہن سازی کرنا:

شیخ الاسلام طالب علموں کی علمی و تحقیقی بنیادوں پر ذہن سازی کر رہے ہیں۔ کسی دعویٰ کو دلیل کے بغیر قبول نہ کیا جائے مدعی خواہ کوئی ہو دلیل ایسی ہو جو عقل و شعور کے نزدیک دلیل کی حیثیت رکھے۔

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (النمل، ۲۷: ۶۴)

"فرما دیجیے: (اے مشرکو!) اپنی دلیل پیش کرو اگر تم سچے ہو۔"

محسوس کی جانے والی چیزوں کے ضمن میں مشاہدہ اور تجربہ علم کی اساس ہے۔ منقول معاملات میں صحیح اور باوثوق بات کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی علمی بات یا دلیل کو آج تک کوئی مائی کا لال رد نہیں کر سکا۔ آپ کسی علمی موضوع یا مسئلہ پر بات کرتے ہیں تو دلائل و براہین کے انبار لگا دیتے ہیں۔ آج ان کے شاگرد لاکھوں نہیں تو ہزاروں کی تعداد میں دنیا بھر میں تحقیق و ریسرچ کے میدان میں اپنی کامیابیوں کے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔ مختلف یونیورسٹیوں میں آپ کے علمی شذرات پر Ph.D اور ایم فل ہو رہا ہے۔ پی ایچ ڈی اور ایم فل سکالرز آپ کے تحقیقاتی کاموں پر ریسرچ کر رہے ہیں۔

بے یقینی کے اندھیروں سے نکلنا ہوگا
حق پرستی کے ہمیں رنگ میں ڈھلنا ہوگا
نسلِ نوخیز تجھے اپنی بقا کی خاطر
شیخ الاسلام کے افکار میں ڈھلنا ہوگا

تعلیم کے ساتھ تربیت پر زور دینا:

شیخ الاسلام ایسے علم جس پر عمل نہ ہو ایسی تعلیم جس میں تربیت کا فقدان ہو ہرگز قائل نہیں ہیں۔

رہ گئی رسم اذاں روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

لیکن علامہ اقبال کا یہ شکوہ بھی معلم عصر، غزالی دوراں یعنی شیخ الاسلام نے اپنے افکار و تعلیمات کے ذریعے دور کر دیا ہے آپ کی تعلیمات میں سوز و ساز رومی بھی ہے تو تلقین غزالی بھی۔

نماز پنجگانہ کے ساتھ تہجد کی پابندی، ہمہ وقت باوضو رہنا، ایام بیض کے روزے، مسنون اعتکاف، تربیتی ورکشاپس۔ یہ سب فکر و عمل کو انقلاب مصطفوی میں ڈھالنے کا باعث بنتے ہیں۔ ایک افراد ملت کے نفوس و قلوب کی تربیت کے لیے ''حسن اعمال''، حسن اخلاق اور حسن احوال جیسی عظیم تالیفات کا تحفہ دے چکے آپ کی سیرت و کردار میں قول و فعل کا تضاد ہر گز نہیں بلکہ اہل خانہ آپ کے صاحبزادگان، بیٹے، بیٹیاں، بہوئیں، پوتے پوتیاں ہر کوئی آپ کی تعلیمات اور تربیت کے رنگ میں مجسم عملی پیکر ہیں۔

؎ تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہ تمام اے ساقی

ذیل میں شیخ الاسلام کی علمی فتوحات اور تعلیمی خدمات کو اختصار کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام اور علوم القرآن:

شیخ الاسلام کی دینی علوم میں بالخصوص قرآن اور علوم القرآن کے لیے علمی کاوشیں اور خدمات لازوال و بے مثال ہیں۔

A Man who's universe of knowledge.

قرآن مجید تحریک منہاج القرآن کی فکری اساس ہے۔ آپ نے احیائے اسلام کی عالمگیر جدوجہد کا نام منہاج القرآن رکھ کر یہ واضح کر دیا کہ ہمارے مشن کا مرکز و محور قرآن ہے۔ آپ نے قرآن اور علوم القرآن پر 50 سے زائد کتب کی اشاعت کی ملک کے اندر اور بیرون ملک میں درس قرآن کے کلچر کو فروغ دیا۔ دور حاضر کے کے مطابق جدید علمی و فکری اور سائنسی پہلوؤں پر مشتمل ترجمہ عرفان القرآن آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ قرآن مجید کی 20 جلدوں پر تفصیلی جبکہ 8 جلدوں پر مختصر تفسیر کی تکمیل کے مراحل میں ہے۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلو پیڈیا جو کہ 5000 سے زائد موضوعات پر مبنی ہے۔ حلقات دروس قرآن اور مراکز علم کے ذریعے منعقد ہونے والی کلاسز کے ذریعے لاکھوں افراد کو فہم قرآن سے روشناس کرایا جارہا ہے۔

شیخ الاسلام اور علوم الحدیث:

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے آج امت مسلمہ کے لیے احادیث رسول ﷺ کا ایک انسائیکلوپیڈیا تیار کر دیا ہے جو ہر طالب حدیث کو علم حدیث کے ہر موضوع پر وافر مواد فراہم کرتا ہے اور ہر شخص براہ راست ان کی مرتب کردہ احادیث اور ان کے تراجم الابواب سے مستفید ہو سکتا ہے۔ منہاج السوی (دو جلدوں)، معارج السنن (۵ جلدوں)، عرفان السنہ موسوعۃ علوم الحدیث ۹ جلدوں پر مشتمل جو کہ 25 ہزار احادیث پر مشتمل ایک ضخیم ذخیرہ احادیث ہیں چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ موسوعۃ علوم الحدیث کی آٹھویں جلد میں کتب حدیث کی صحیح احادیث، اقسام احادیث، مصطلحات محدثین پر مشتمل اہم مباحث زیر بحث لائی گئی ہیں۔ اسی کی نویں جلد میں حدیث ضعیف پر اٹھنے والے تمام تر اعتراضات کو رد کرتے ہوئے بتایا کہ لفظ ضعیف کا وارد ہو جانا اس بات کو مستلزم نہیں کہ اب یہ حدیث نقابل استفادہ و احتجاج نہیں۔

شیخ الاسلام اور جدید سائنسی علوم:

شیخ الاسلام نے جدید سائنسی علوم پر بھی بے شمار علمی شذرات قلمبند کیے ہیں اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ جدید سائنسی و ٹیکنالوجی اسلام کی ابدی تعلیمات و حقائق کی تصدیق کرتی ہیں۔ آپ نے ''اسلام اور سائنس'' ''انسان کی تخلیق و ارتقاء''، ''کائنات کی تخلیق وارتقاء'' جیسی عظیم تصنیفات قلمبند کی علاوہ ازیں ''اسلام کے نظام معیشت'' اسلام کے نظام سیاست پر بھی اپنا فلسفہ اور نقطہ نظر بیان کیا۔ آپ کے انسٹی ٹیوٹ، یونیورسٹی اور کالجز اور سکولز کے طلبہ و طالبات جدید سائنسی علوم سیکھنے پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں۔

Biographical Sketch of Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri

Sadia Mahmood

Eras are marked by the personalities born in it. The image and character of a nation are largely perceived through the accomplishments of its prominent personalities. Pakistan has a very rich history of remarkable leaders and personalities serving the nation through their work in diverse fields of life. Marked by extraordinary and multidimensional abilities and holding international recognition as an influential Islamic leader, a phenomenal personality of this time is Dr. Muhammad Tahir ul Qadri. Born on the 19th of February 1951 in the Jhang district of Pakistan, he is the eldest child of Dr. Farid-ud-Din Qadri. Dr. Farid-ud-din Qadri was an adept medical doctor by profession, a renowned scholar with exceptional knowledge, a proficient speaker, and a saintly personality of his time. He had an intrinsic inclination towards spirituality and seeking knowledge that led him to seek guidance from various renowned scholars and Sufis of Arab countries, especially Baghdad and Madina. Not only spiritually but he was a famous and respected member of his community who was secretly providing financial support to various poor families. The impact of his personality reflected in his home environment that shaped the early life of Dr. Muhammad Tahir ul Qadri as an entirely different child who was a regular tahjjud prayer from a very young age. The gentle training, attention, and efforts of his father were a significant factor in enhancing and burnishing his inborn interests and abilities.

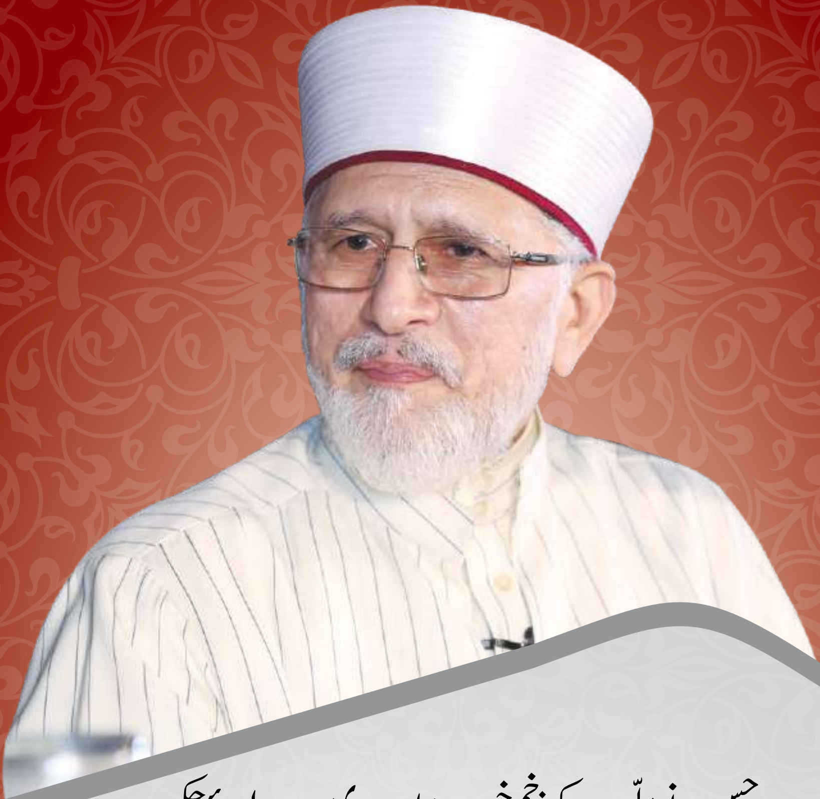

وہ جس نے ملّت کے زخم خوردہ بدن پہ دی ہے ردائے حکمت
علوم و دانش کی مملکت میں اسی کا سکہ رواں دواں ہے
وہ جس کی دونوں ہتھیلیوں پر چراغِ عشق نبی ﷺ ہیں روشن
وہ شب کی تاریکیوں میں عزمِ سفر کی تابندہ داستان ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی 72ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر ان کو ہدیہءِ تبریک پیش کرتے ہیں اور دُعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام کو عمرِ جاوداں عطا فرمائے اور ہمیں اُنکی تعلیمات حقیقی معنوں میں عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

منہاج القرآن ویمن لیگ یو کے

تینوں رب دیاں رکھاں

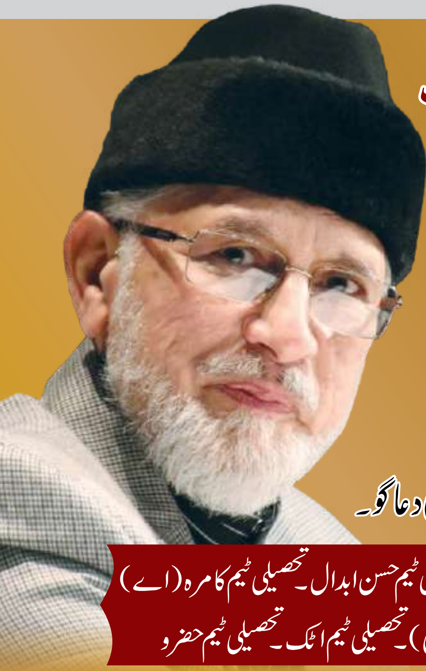

دورِ زوال میں علم و معرفت کی بے مثال شخصیت

وہ شخصیت جنھوں نے علم و آگہی کے سمندر کے سمندر پی رکھے ہیں۔ شیخ الاسلام جیسی شخصیات اُن میں سے ہیں جو اللہ کے آزمائے ہوئے چنیدہ و محبوب بندے ہیں۔

آپ کی 72 ویں سالگرہ پر اللہ کے حضور ﷺ آپ کی صحت و سلامتی کی دعا گو۔

منہاج القرآن ویمن لیگ

ضلعی ٹیم اٹک شرقی۔ تحصیلی ٹیم حسن ابدال۔ تحصیلی ٹیم کامرہ (اے) تحصیلی ٹیم کامرہ (بی)۔ تحصیلی ٹیم اٹک۔ تحصیلی ٹیم حضرو

اللہ اپنے دین کیلئے اوصاف حمیدہ سے متصف ہستیوں کو منتخب کرتا ہے۔ ہمارے محبوب قائد انہی شخصیات میں سے ایک ہیں۔

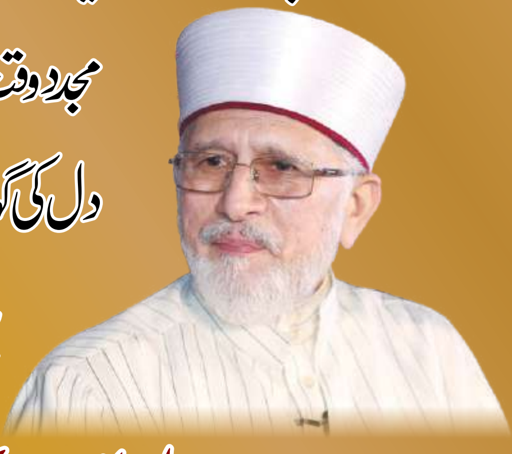

مجددِ وقت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو دل کی گہرائیوں سے 72 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ سرگودھا

The process of informal education had already started at his home through the company of his father before he started his academic education. He received his initial Islamic education from his father. The book library of his father was his favourite spot at home where he was mostly found. In this way, he naturally developed the habit of book reading and a love for knowledge that can be witnessed today through the more than a thousand books he had authored till now. However, he started his educational career in 1955 from a missionary school system where he soon attracted the attention of his teachers as an extraordinary child both in curricular and extracurricular. Owing to his innate inclination towards spirituality and Sufism, he started his Islamic education in 1962. Thus he made his life a beautiful balance of secular and Islamic education with wakeful nights spent in the thirst to seek closeness of Allah Almighty. With time, his desire to detach himself from worldly distractions was mounting high, thus, he started spending most of his time alone in the worship and dhikr of Allah. However, his father never allowed him to completely abandon worldly life. During his studies at government college Faisalabad, he used to travel 160 miles daily to get back home as he did not want to disrupt his Islamic education and spiritual training with his father at home. His day starting from 3 am with tahajjud and fajr prayer, traveling to and back from college, evening spiritual sessions with his father, and studying till 11 p.m. was a restless routine. However, his urge and motivation to seek knowledge and worship never fainted a slight rather he was happy and contented with his routine to spend more and more time drowning in the ocean of knowledge. Continuing this routine, he got enrolled in Punjab university where he did a master's in Islamic studies in 1972 and received a gold medal. In 1974, he earned his degree in LLB and started his professional career as a lawyer in the district courts of jhang. However, later in 1978 he moved to Lahore and joined the Punjab University as the lecturer of law. Later on, he completed his Ph.D. in Islamic law from the same university.

In a very short time, he appeared as one of the most prominent Islamic jurists and scholars of Pakistan. During his professional career, he also served as a Jurist Consult on Islamic law for the Supreme Court and the Federal Shari‘a Court of Pakistan. He also worked as a specialist adviser on Islamic curricula for the Federal Ministry of Education of Pakistan at various times between 1983 and 1987. During his tenure, several historical judgments in the legal and constitutional history of Pakistan were passed by the Federal Shari‘a Court.

The steadily distressing situation of Pakistan and Muslim ummah had always been a matter of great concern for him. He always dreamed of reviving the lost status of Muslim ummah and changing the fate of Pakistan by uprooting the corrupt system through the green revolution. Considering the obvious need for time, Dr. Muhammad Tahir ul Qadri inaugurated Minhaj-ul-Qur’an in 1981, headquartered in Lahore, Punjab. Its foundation has been laid on religious moderation, good and effective education, harmony and inter-faith dialogue, and a balanced view of Islam allegedly based on Sufi practices.

He also established different forums of Minhaj-ul-Qur’an including Minhaj-ul-Qur’an Ulama Council, Minhaj-ul-Qur’an Welfare Foundation, Minhaj-ul-Qur’an Women League, Minhaj Youth League, Mustafavi Students Movements, and Muslim Christian Dialogue Forum. In less than 30 years, Minhaj-ul-Qur’an expanded its work in more than 90 countries. It is probably one of the largest non-governmental organizations with such a widespread of activities across the globe.

Among his noteworthy accomplishments, his efforts to promote the peaceful image of Islam and Muslims during the extreme wave of terrorism across the world are unparallel. In this struggle, Dr. Tahir ul Qadri released a historic 600-page long fatwa (a religious decree) on March 2, 2010, on suicide bombings. He cited references from the Holy Qur'an, Hadith, and text from various Islamic scholars to highlight the importance of peace in Islam. This fatwa aimed to promote Islam as a religion of peace and declared that all

kinds of terrorist activities are strictly prohibited in Islam. It also clarified that the ideology of Islam has no association with terrorism.

On 24th Sep 2011, Minhaj-ul-Quran organized the 'Peace for Humanity Conference' at Wembley Arena, where representatives of different religions, politicians, scholars, and about twelve-thousand participants gathered from all around the world. All the presenters released a peace declaration on behalf of their community under the supervision of Dr. Qadri. It demonstrates the compliance of all worldly leaders with the vision of Dr. Muhammad Tahir ul Qadri on inter-faith harmony, love, tolerance, and peace.

Currently, Dr. Muhammad Tahir ul Qadri is internationally known as a great author, Islamic scholar, intellectual leader, influential speaker, and researcher with a dynamic approach and diverse work in various disciplines. He has authored more than 1000 books of which more than 600 books are already published, and hundreds are in the process of publishing. He wrote books on a wide range of topics, including various aspects of Islam, modern science, economics, law, politics, human rights, and other societal issues. His work on Qur'anic Tafsir, the compilation of Hadith, and the science of Hadith made a significant contribution in the revival of the Islamic literature and teachings, according to the contemporary requirements and challenges that were a dire need of time. Apart from this work, he has delivered more than 8000 lectures on a wide range of diverse topics all around the world. For this purpose, he frequently travels around the world and delivers lectures to various institutes, universities, and conferences. In acknowledgment of his incredible efforts and accomplishments, he has received several national and international awards.

As the whole sum of discussion, it seems impossible to describe the personality and achievements of Dr. Muhammad Tahir ul Qadri as currently, twelve PhDs are going-on on the works of Dr. Muhammad Tahir ul Qadri that is a remarkable acknowledgment and tribute to his work.

Contributions of Shaykh-ul-Islam in the Betterment of Society

Hadia Saqib Hashmi
Research Associate International Center For Research in Islamic Economics, ICRIE

Brief on Shaykh-ul-Islam

Shaykh-ul-Islam is the founder and Chairman of the Board of Governors of the Minhaj University Lahore, which is chartered by the Government, and is imparting higher education to thousands of students in the faculties of basic, modern, social, management and religious sciences. He is the founder of Minhaj Education Society which has established more than 650 schools and colleges in Pakistan. He is also the founding Chairman of Minhaj Welfare Foundation, a humanitarian and social welfare organization working globally. He is the founding leader of different forums of Minhaj-ul- Qur’an including Minhaj-ul-Quran Ulama Council, Minhaj-ul-Quran Women League, Minhaj Youth League, Mustafavi Students Movements and Muslim Christian Dialogue Forum.

Shaykh ul Islam is a man of manifold and staggering achievements, Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri is the founding leader of Minhaj-ul- Quran International (MQI), an organization with branches and centres in more than 90 countries around the globe, working for the promotion of peace and harmony between communities and the revival of spiritual endeavour based on the true teachings of

Islam. Shaykh-ul-Islam is a scholar of extraordinary proportions and an intellectual leader for all seasons. He is a living model of profound classical knowledge, intellectual enlightenment, practical wisdom, pure spirituality, love, harmony and humanism. He is well known for his ardent endeavour to strengthen bonds among people, by bringing them together through tolerance, dialogue, integration and education. He successfully bridges the past with his image of the future and finds convincing solutions for contemporary problems. He has been teaching Hadith, Tafsir, Fiqh, Theology, Sufism, Sirah, Islamic philosophy and many other rational and traditional sciences to thousands of people, including Ulama, scholars, Shuyukh, students, intellectuals and academics in the east and the west.

Contributions to the betterment of society

Shayk ul Islam has contributed in all dimensions to the betterment of society such as through his literary work and lectures. He also established institutions serving society at large. He has a very clear objective of serving the whole of humanity and especially, Muslim Ummah.

Literary Work and Lectures on Human Rights and Society

The following are the selected books written on human rights and society in Islamic Paradigm:

- *Human Rights in Islam*
- *Islam on the Rights of Women*
- *Islam on the Rights of Children*
- *Islam on the Rights of Senior Citizens*
- *Islam on the Rights of Non-Muslims*
- *Islam on the Rights of the Disabled*
- *Islam and Science*
- *Qur'ān on Creation and Evolution of Man*

- *Qur'ān on Creation and Expansion of the Universe*
- *Islam on Prevention of Heart Diseases*
- *Spiritualism and Magnetism*
- *Issues of the Modern Age and their Solutions*

Shaykh-ul-Islam has delivered thousands of lectures on hundreds of topics. He tried to introduce a bright face of Islam to the young generations in Pakistan and in the west. He is the ambassador of peace, tolerance and tranquillity. He is of the view that a society can become a welfare and peaceful society by following the teachings of Islam and Prophet of Islam in true letter and spirit. He fought against terrorism and extremism and his historical fatwa on terrorism became the most authentic and famous writing all around the globe.

Establishment of Departments and Institutions for Betterment of Society

Shaykh-ul-Islam founded and established various institutions for serving society such as the establishment of Minhaj ul Quran Women League (MWL). MWL is a dedicated institution that is working solely on the character-building of women across the globe and providing education and training to women on a large scale. MWL brings empowerment to the women of all age groups and organises activities with full confidence, providing opportunities to develop skills and abilities in order to take a full and active part in society. The Women League holds cultural, spiritual and educational events. The main themes of these events are: to build bridges between different communities and create peace and harmony between them; to educate women, especially of low socio-economic status, on their rights; and inculcate in them self-respect, confidence and pride in the significant role they play in creating a peaceful and progressive society; and also to provide them with positive role models to follow. The Women

League Tanzimat also exist in over 100 countries world wide including the United Kingdom France, Germany, Belgium, Holland, Italy, Spain, Greece, Norway, Denmark, USA, Canada, South Africa and many other countries. They have made valuable achievements within a short-span of time. In their respective countries the Women League and Youth Sisters organize Islamic classes in the local languages, be it English, French, or even Danish. They organize other Islamic events, seminars, social and cultural events as well as inter-faith gatherings, sports days for women only and self-defence classes. In each of the countries the sisters work tirelessly adopting modern modes of communication to ensure their message reaches the masses.

Other departments established by Shaykh-ul-Islam for youth are Minhaj Youth League (MYL) and Mustafavi Students Movement (MSM). These two departments are playing their crucial role in society for the betterment of youth and youngsters. Since its inception MYL has been imparting spiritual, ideological, educational technical and social guidance to youth so that they (youth) who are the most dynamic segment of society and the future of the nation may transform into useful citizen of the society. In this way youth will be at the forefront of building the future of Pakistan. Peace and prosperity will be the destiny of nation and Pakistan will enjoy great respect among the world community. MSM is busy to protect students from violation and immoral activities and to provide positive avenues to their emotions. This Movement is active in universities, colleges, schools and religious institutes at nationwide level. To eliminate illiteracy and spread the light of knowledge, Discourage the drugs usage, waywardness, obscenity, vulgarity and to eradicate the thriving trends of western culture and draw the attention of students from

violent attitude towards educational and national objectives, which is the prior responsibility of Mustafavi Students Movement.

In social perspective, a landmark institution founded by Shaykh-ul Islam is the development of Minhaj Welfare Foundation (MWF). MWF's charitable projects are spanning towards all four corners of Pakistan, predominantly serving the deprived communities of a developing nation. Supporters from around the world also started joining the Minhaj Welfare Foundation network and in a very short span of time our humanitarian organisation attained a worldwide standing with a portfolio of projects now serving communities far beyond the boundaries of Pakistan. Today a network of supporters and organisations from around the world partake in one of the most effectively synergised humanitarian movement of our time.

To inculcate true Islamic teachings among Muslims, Shaykh-ul-Islam established Minhaj Ulama Council and Nizamat e Dawwat departments. Like other departments, these two departments are working to spread the true message of Islam to the whole Muslim Ummah. Their activities include droos-Irfan ul Quran, training, workshops and seminars.

Last but not least, another important work done by Shaykh-ul-Islam for society is the foundation of Minhaj University Lahore (MUL). MUL is a private-sector university and charted by Punjab and Higher Education Commission. This university is offering more than a hundred programs and provides education at an affordable cost.

All in all, Shaykh-ul-Islam’s work and contributions to the betterment of society are admirable. His work and efforts are changing the lives of hundreds and thousands around the globe.

زیرِ سرپرستی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ

بانی و سرپرست تحریک منہاج القرآن

زیرِ نگرانی

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری

چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل

قدیم و جدید علوم کے فروغ کا عظیم تعلیمی ادارہ

"الاعظمیہ انسٹی ٹیوٹ"

کے فیز 1 کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا

اس عظیم الشان تعلیمی منصوبہ کے بارے میں مکمل معلومات اور اس کی تکمیل میں معاونت کے لئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

IDARA MINHAJ UL QURAN

AC NO: 02930103644000

IBN: PK40MEZN0002930103644000

Meezzan Bank Limited

0311-8222222

دعا گو: حاجی امین قادری

Another significant milestone that MQI Dallas Center has achieved in the year 2022 is the program of meal for humanity. Alhamdullilah, with the blessing and teachings of Shaykh-ul-Islam, through the support of dedicated volunteers MQI Dallas has been serving 1000 meals every month to the deserving community of Dallas Fort Worth area irrespective of their religion.

Shaykh-ul-Islam in the last 42 years has given us the tools, skills, confidence, and the ability to interpret and implement true teachings of Islam to regain its glory. We pray Almighty Allah to grant Shaykh-ul-Islam a long healthy life. With the blessings of the Holy Prophet ﷺ, may this great mission continue to prosper and persevere. Ameen

Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA 2023

Congratulations on the 72nd Birthday

of Shaykh-ul-Islam Dr. Muhamamd Tahir-ul-Qadri

Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA 2023

Alhamdullilah, the community of MQI Dallas Center in Texas is grateful to Almighty Allah who has granted us the opportunity to thank Him for blessing us with a living legend, our role model, our Quaid Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri on celebrating his blessed 72nd birthday anniversary.

After 2-year physical hiatus during Pandemic MQI Dallas regained savoring the 'feeling of community' and continued to progress in its journey of accomplishment and sublimity in large groups in the year of 2022.

In addition to offering daily Naazra Quran classes, weekly Sunday Islamic school, weekly Tafseer al-Quran, Quaid Day Celebration, center also offered exclusive programs on Lailat al-Me'raj, Lailat al-Bara'at, Lailat al-Qadr, Muharram, Youmal-Ali, Mawlid al- Nabi program for sisters, and 12 days of Mawlid al-Nabi ﷺ programs in the year 2022. These distinct programs were also telecasted live on the MQI Dallas Facebook page (www.facebook.com/minhajdallas 9.7 K likes and 9.8 K followers since 2014).

Furthermore, MQI Dallas also feels honored in continuing to serve the community during the whole month of Ramadan in 2022.

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
FEB-2023
LAHORE
Regd CPL No.45

MUL

ADMISSIONS 2023 Spring

ADP | BS | BS 5th Semester | MPhil | PhD

WORLD RANKED **GREEN CAMPUS**
IN THE **HEART** OF **LAHORE**

Morning and Weekend Classes

Scan QR Code

APPLY ONLINE admission.mul.edu.pk CALL US 03 111 222 685